



ماہِ رِضَاكَ مُرَوِّزُهُ شَيْبٌ قَدَرٌ وَعِصْمَاتُكَ كَيْ  
فَضَائِكَ وَمَسَائِلُكَ بِرِشَاتِكَ أَوَّلُ مَعْرِفَتِكَ كِتَابٌ

# مَہِ رِضَاكَ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ  
فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ  
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

تصنيف: لطيف

محمد عيش ازيميل



شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ  
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

ماہِ رَمَضَانَ، رُوزَهُ، شَبَّ قَدْرًا وَعَتَكَافِ كِ  
فَضَائِكَ وَمَسَائِكَ بِرِشْتَمَلِكَ اِيكَ مُنْفَرِدِ كِتَابِ



تَصْنِيفِ لَطِيفِ:

محمد اعجاز امیر



ناشر

آستانہ عالیہ قادریہ لاڈلو پنڈی شریف  
ہیڈ مرالہ سیالکوٹ

## جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	-----	بہارِ رحمت
تصنیف و تالیف	-----	محمد اعجاز میراں
اشاعت	-----	اکتوبر ۲۰۰۲ء
تعداد	-----	1100
مطبع	-----	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	-----	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
قیمت	-----	80 روپے

## ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، 11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور

شبیر برادرز، زبیدہ سنٹر اردو بازار، لاہور

مکتبہ زاویہ، سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

ندیم بک ڈپو، نزد حضرتی مسجد بسطامی روڈ سمن آباد لاہور فون: 7584491

قاری کتب خانہ، تحصیل بازار سیالکوٹ

حافظ بک ایجنسی، دو دروازہ سیالکوٹ

چشتی کتب خانہ، زیر سایہ جامعہ رضویہ جھنگ بازار فیصل آباد



## فہرست

۹	..... انتساب
۱۱	..... دل کی بات (عرض مصطف)
۱۳	..... تقاریظ
۱۵	..... بہارِ رحمت
۱۷	..... ☆ روزہ کی اہمیت و فرضیت
۱۹	..... روزہ اور اسلام
۲۲	..... روزہ ارکانِ اسلام میں سے ہے
۲۲	..... ارکانِ اسلام اور ان کی اہمیت
۲۳	..... ارکانِ اسلام آپس میں لازم و ملزوم ہیں
۲۴	..... روزہ اور قرآن کا اسلوب بیان
۳۱	..... روزہ اور احساسِ بندگی
۳۲	..... عبادتِ روزہ، حصولِ تقویٰ کا ذریعہ
۳۲	..... خدا اور حبیبِ خدا ﷺ سے تعلق میں مضبوطی
۳۵	..... ماہِ رمضان اور آپس میں اتفاق و اتحاد
۳۸	..... لفظ ”رمضان“ کی وجوہات
۳۹	..... لفظ لفظ حقیقت
۴۰	..... حرفِ خوشبو
۴۱	..... روزے کی تعریف
۴۲	..... ☆ فضائلِ رمضان
۴۳	..... خطابِ نبوی ﷺ اور دس خصوصی انعامات
۴۳	..... ۱۔ شعبان کے آخری دن حضور ﷺ کا خطاب

- ۴۴ ..... ۲۔ شب قدر کی فضیلت
- ۴۴ ..... ۳۔ ماہِ رمضان کے دنوں میں روزہ فرض اور راتوں میں قیام (تراویح) سنت ہے
- ۴۵ ..... ۴۔ ماہِ رمضان میں نفل فرض کی طرح اور فرض ستر فرضوں کی طرح شمار ہوتا ہے ...
- ۴۵ ..... ۵۔ ماہِ صبر
- ۴۶ ..... ۶۔ ماہِ مواسات
- ۴۶ ..... ۷۔ افطاری کا اہتمام
- ۴۷ ..... ۸۔ ماہِ رمضان کے مختلف عشروں کی خصوصیات
- ۴۷ ..... ۹۔ روزہ دار ملازموں پر تخفیف کا انعام
- ۴۷ ..... ۱۰۔ رمضان کے خصوصی اعمال
- ۴۸ ..... جنت میں روزہ داروں کے لئے خصوصی دروازہ
- ۴۸ ..... رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر
- ۴۹ ..... قیامت کے دن روزہ دار کا شمار صدیقین اور شہداء کے ساتھ
- ۵۰ ..... روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے بھی زیادہ معطر ہے
- ۵۰ ..... گناہوں کا کفارہ
- ۵۰ ..... روزے کا حق ادا کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے
- ۵۱ ..... رمضان کی پہلی رات اور منادی کی پکار
- ۵۲ ..... روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا
- ۵۳ ..... ماہِ رمضان کی خاطر جنت کا بناؤ سنگھار
- ۵۴ ..... روزہ اور امت مسلمہ کی پانچ امتیازی خصوصیات
- ۵۴ ..... مغفرت ڈھونڈ رہی ہے گناہگاروں کو
- ۵۵ ..... روزہ اور قبولیت دعا
- ۵۵ ..... دعاء کی قبولیت کے بارے میں وضاحت
- ۵۶ ..... دعاء کی قبولیت میں تاخیر کا ایک سبب
- ۵۷ ..... حکایت

- ۵۷ ..... کرم بالائے کرم
- ۵۸ ..... روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا
- ۵۸ ..... فَإِنَّهُ لِي وَ أَنَا أَجْزَىٰ بِهِ کا مفہوم
- ۵۹ ..... روزہ کا اجر، دیدارِ مالکِ شجر و حجر
- ۵۹ ..... رحمت کی برسات
- ۶۰ ..... روزہ رکھنے والا جنتی ہے
- ۶۱ ..... کرم آج بالائے بام آ گیا ہے
- ۶۱ ..... پل پل جو دو کرم کی بارشیں
- ۶۲ ..... مبارک خواب
- ۶۲ ..... ماہِ رمضان کی تعظیم بخشش کا سبب
- ۶۳ ..... حکایت
- ۶۳ ..... روزہ دار کو پانی پلانے والا گناہوں سے بری
- ۶۴ ..... آگ سے نجات
- ۶۴ ..... غیر مسلم اور احترامِ رمضان
- ۶۵ ..... ایک دلچسپ حکایت
- ۶۷ ..... ☆ روزہ میں کوتاہی کرنے والوں کا بیان
- ۶۷ ..... مسلمانو! ہلاکت سے بچو!
- ۶۸ ..... روزہ کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے
- ۶۹ ..... تارکِ روزہ پر فرشتوں کا رونا
- ۶۹ ..... روزوں کی نیت کا بیان
- ۷۰ ..... روزہ کی نیت کا وقت
- ۷۰ ..... روزہ کی نیت کی دعا
- ۷۰ ..... ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ

- ☆ سحری کا بیان ..... ۷۲
- اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق ..... ۷۲
- سحری کی فضیلت ..... ۷۲
- رحمت کا نزول ..... ۷۳
- مبارک کھانا ..... ۷۳
- برکت ہی برکت ..... ۷۳
- تاکید نبوی ﷺ ..... ۷۳
- سحری کا وقت ..... ۷۴
- ☆ افطاری کا بیان ..... ۷۵
- روزہ کب افطار کیا جائے؟ ..... ۷۵
- روزہ جلد افطار کرنے کی اہمیت و فضیلت ..... ۷۵
- اسلام کا غلبہ ..... ۷۵
- بھلائی کی ضمانت ..... ۷۶
- محبت خداوندی کا حصول ..... ۷۶
- بوقت افطار دعا کی قبولیت ..... ۷۶
- افطار میں جلدی کرنے سے مراد کیا ہے؟ ..... ۷۶
- دوسروں کو روزہ افطار کرانے کی عظمت و فضیلت ..... ۷۷
- گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ..... ۷۸
- فرشتوں کا استغفار کرنا ..... ۷۸
- روزہ افطار کرنے اور کرانے والا، یکساں ثواب کا مستحق ..... ۷۸
- روزہ افطار کروانے والے کو دی جانے والی مخصوص دعا ..... ۷۹
- روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے؟ ..... ۷۹
- وہ افراد جن کو روزہ مکمل طور پر معاف ہے ..... ۷۹



- ☆ مسائلِ رمضان ..... ۸۰
- وہ صورتیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں لیکن مکروہ ہو جاتا ہے ..... ۸۱
- وہ صورتیں جن میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ..... ۸۱
- حیض و نفاس والی عورت ..... ۸۳
- وہ صورتیں جن میں روزہ رکھ کر توڑ لینے کی اجازت ہے ..... ۸۴
- وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ..... ۸۴
- وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا ..... ۸۶
- روزہ توڑنے کا کفارہ ..... ۸۸
- روزوں کی قضا کا بیان ..... ۹۰
- حالتِ روزہ میں انجیکشن کا مسئلہ ..... ۹۰
- حالتِ روزہ میں ڈرپ لگوانا ..... ۹۲
- ☆ شبِ قدر کا بیان ..... ۹۲
- سورۃ قدر کا شانِ نزول ..... ۹۲
- شبِ قدر کی وجہ تسمیہ ..... ۹۳
- شبِ قدر کی تلاش ..... ۹۳
- شبِ قدر کون سی رات ہے ..... ۹۴
- شبِ قدر کی علامات ..... ۹۵
- شبِ قدر کو مخفی رکھنے کا سبب ..... ۹۵
- شبِ قدر کی فضیلت ..... ۹۶
- ہزار مہینوں سے بہتر رات ..... ۹۶
- شبِ قدر کی اہمیت ..... ۹۶
- شبِ قدر میں کی جانی والی مخصوص اور مسنون دعا ..... ۹۷
- بابِ رحمت ہے کھلا آج کی رات ..... ۹۸
- اپنے اعزاز پہ نازاں ہے زمین آج کی رات ..... ۹۸

- ۹۹ ..... شبِ قدر کے وظائف اور ان کے بیش بہا انعامات
- ۱۰۰ ..... شبِ قدر کے نوافل اور ان کے فیوض و برکات
- ۱۰۱ ..... ☆ اعتکاف کا بیان
- ۱۰۲ ..... انسانیت کی معراج
- ۱۰۳ ..... لیلۃ القدر کے حصول کا ذریعہ
- ۱۰۳ ..... مقصودِ اعتکاف
- ۱۰۴ ..... حکمِ اعتکاف
- ۱۰۵ ..... اہمیتِ اعتکاف
- ۱۰۵ ..... اقسامِ اعتکاف
- ۱۰۵ ..... ۱۔ واجبِ اعتکاف
- ۱۰۶ ..... ۲۔ مسنونِ اعتکاف
- ۱۰۷ ..... فضائلِ اعتکاف
- ۱۰۷ ..... کرم ہی کرم
- ۱۰۷ ..... جہنم سے نجات
- ۱۰۸ ..... حج اور دو عمروں کا ثواب
- ۱۰۸ ..... گناہوں سے حفاظت
- ۱۰۸ ..... مسائلِ اعتکاف



## انتساب

سرتاج الاولیاء، فخر الاصفیاء، عالم باعمل، ولی کامل،  
آفتابِ طریقت، ماہتابِ شریعت، واقفِ رموزِ حقیقت  
قبلہ داداجی حضور

مولانا خواجہ صوفی غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کے نام  
جو علم و عمل اور زہد و تقویٰ کے اس درجہ پر فائز تھے۔ جہاں کوئی صاحبِ نظر و  
صاحبِ کشف و کرامت صدیوں کی مسافت طے کر کے فنا فی اللہ و فنا فی  
الرسول کا مقام پاتا ہے۔

جن کی نورِ نظر کے فیضان سے مجھ سمیت ہزاروں بھٹکے ہوؤں کو راہِ ہدایت ملی  
اور آج بھی جن کے مزارِ پُر انوار سے خروجِ پانے والے فیوض و برکات و انوار و  
تجلیاتِ میری زندگی کے کھٹن اور تاریک مراحل کو ضیاء بخشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرف  
قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

امیدوارِ کرم

صاحبزادہ محمد اعجاز میراں غفرلہ

مَوْلٰی یَا صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

شرمِ سام چونکہ من بندہ غلیظ  
یا حفیظ، یا حفیظ، یا حفیظ

## دل کی بات

(عرضِ مصطفیٰ)

”خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے“

مقامِ حیرت ہے! اک ایسا شخص جو خود اصلاح کا مستحق ہے آج وہ بانگِ دہل دوسروں کو اصلاح کی ترغیب دے رہا ہے..... جو خود علم و عمل سے کوسوں دور ہے آج وہ سرِ بزمِ اٹھ کر اوروں کو پیغامِ عمل دے رہا ہے۔ جس کے پلے خود کچھ نہیں آج وہ ایک مصلح کا لبادہ اوڑھ کر بلا خوف و خطر دوسروں کو ہدایت کی تلقین کر رہا ہے۔

تعجب ہی تعجب ہے، حیرانگی ہی حیرانگی ہے۔ آپ کے ساتھ ساتھ سراپا تعجب و تصویر حیرت میں بھی ہوں۔

لیکن ذرا ٹھہریئے.....

کیسا تعجب، کیسی حیرانگی..... یہ تو اس کا کرم ہے اور بات اس کے کرم ہی سے تو بنتی ہے..... اور یہ جو دو کرم کی بارشیں گنہگاروں پر ہی تو برستی ہے۔

(ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ)

یہ تو اس کا فضلِ بے پایاں ہے جسے چاہے عطا کر دے۔

چاہے تو اک ذرّہ ریگ کو رشکِ آفتاب بنا دے،

اک قطرہٗ قلم کو سمندر کی وسعتیں عطا فرما دے،

اک گدا بے نوا کو ہفتِ اقلیم کی سلطانی کا تاج پہنا دے،

ہاں وہ چاہے تو کھوٹے و ناکارہ سکوں کو رنگِ جمال عطا فرما کر کارہ بنا دے۔

یہ سب اس کا کرم ہے۔ اور اس کے کرم اور توفیق کے بغیر کچھ ہو سکتا ہے؟

نہیں۔ ”تانه بخشد خدائے بخشده“

علم و عمل، زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت بھی اس وقت تک رایگاں ہی رہتی

ہیں جب تک اس کا کرم شاملِ حال نہ ہو۔ پس اس کا یہ جو دو کرم برسائے..... جھوم جھوم

کر برسائے اور اس نے بندہٗ نحیف و ناتواں کی قلم کو کچھ لکھنے کی قوت و استطاعت بخشی۔



اس سعیِ اول کی تکمیل کے سلسلے میں مشکور و ممنون ہوں استاذی المکرم مولانا مفتی محمد زمان ایازی، مکرمی مولانا محمد شریف القادری ایم اے و محی مولانا اظہار احمد چشتی ”فاضلین جامعہ نظامیہ“ کا جنہوں نے نہ صرف اپنی قیمتی کتب فراہم کیں بلکہ ان میں موضوع سے متعلقہ تفاسیر و احادیث کی تلاشِ بسیار میں بھی مکمل طور پہ میری معاونت فرمائی اور جذبہٴ خدمتِ دیں سے سرشار وہ بندگانِ خدا جنہیں ان کی علیم و خبیر ذات بخوبی جانتی ہے..... کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے مالی معاونت کے سلسلے میں فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔

الغرض داء، قدمے، سخن جن حضرات نے بھی اس کارِ خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ رسولِ معظم، نبیِ محتشم ﷺ کے طفیل ان کا یہ عمل ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

ماہِ رمضان کی آمد آمد، تنظیم کے سپرز کی تیاری اور اکیڈمی کے لیکچرز کی ذمہ داری اس راہ میں کچھ حائل رہیں۔ لیکن صبح سے شام..... شام سے رات..... اور رات سے صبح تک کی فرصت کا ہر لمحہ اس کام پہ صرف کیا..... یوں نبی دو جہاں ﷺ صدقے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا جو کچھ بھی ہے..... پیشِ خدمت ہے۔

معزز قارئین سے التماس ہے کہ کتابِ ہذا میں جہاں کہیں اصلاح کا پہلو دیکھیں، مطلع کر کے مشکور و ممنون فرمائیں..... اور ماہِ رمضان کی ان البیلی، سہانی اور مبارک گھڑیوں میں جب کبھی دستِ طلب دعا کے لئے اٹھیں تو بندہ گنہگار کو ضرور یاد فرمائیں۔ شکر یہ۔

فقط والسلام

طالب الدعوات

صاحبزادہ محمد اعجاز میراں

۰۳۰۰ ۲۳۵۱۳۷۳

## تقریظ

مذہبی سکالر علامہ مولانا شبیر حسین رضوی صاحب

خطیب جامع مسجد فیضانِ مدینہ بریڈ فورڈ (انگلینڈ)

محترمی محمد اعجاز میراں سے میری دیرینہ وابستگی ہے۔ ۱۹۹۸ء میں جب یہ سرزمینِ گجرات ”جامعہ قرآنِ علوم“ میں حصولِ علومِ اسلامیہ کی خاطر تشریف لائے تو ان کی آمد کے چند ہی ہفتوں بعد میں فیصل آباد ”دورہ حدیث شریف“ کے لیے چلا گیا۔ لیکن چند دنوں کی یہ حسین رفاقت ہمیشہ ہمیشہ کی سنگت کا روپ دھار گئی۔ ان سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ ہمیشہ ان کے خط کا انتظار رہتا جسے پڑھ کر جہاں ان کے حالات سے آگاہی ہوتی وہاں حسنِ ادب کا بھی کچھ پتہ چلتا۔

پھر جب ۲۰۰۰ء میں انہوں نے ”جامعہ رضویہ“ فیصل آباد سے فاضلِ عربی کا کورس کیا تو ان دنوں میں جامع مسجد ”میاں صاحب“ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ وقتاً فوقتاً ان سے ملاقات ہوتی رہتی اور خوبی قسمت یہ کہ اس سال رمضان المبارک کا پورا مہینہ نمازِ تراویح ان کی اقتداء میں ادا کی۔ اور پورا قرآن پاک ان کی مسحور کن آواز میں سماعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ گو ہمارا تعلق بھائیوں کی طرح محبت و پیار پر مبنی تھا لیکن چونکہ بلحاظ عمر میں ان سے بڑا تھا اس لیے ادب و احترام کا بڑا ہی خیال رکھتے۔ گفتگو میں انتہائی متانت، سلیقہ مندی اور خلوص و محبت کا مظاہرہ فرماتے۔

کچھ ہی عرصہ بعد میں انگلینڈ شفٹ ہو گیا اور یہ حصولِ علومِ اسلامیہ کی جدوجہد میں مصروف رہے لیکن ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود قلبی تعلق ہمیشہ قائم و دائم رہا۔ آج عرصہ تین سال بعد چند دنوں کے لیے پاکستان آیا تو ان کی کتاب ”بہارِ رحمت“ کا مسودہ موصول ہوا۔ جسے پڑھ کر دل خوشی سے جھوم اٹھا۔

جس محنت و مشقت سے انہوں نے دینِ اسلام کی خدمت کا یہ فریضہ سرانجام دیا، واقعی قابلِ صد تعریف ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

آمین!

شبیر حسین رضوی

بریڈ فورڈ انگلینڈ

پیکرِ اخلاص

جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب

سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان

عزیزم محمد اعجاز میراں کی کتاب ”بہارِ رحمت“  
موصول ہوئی۔ وقت کی قلت کے پیش نظر حرف بحرف نہیں پڑھ سکا۔  
تاہم چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔  
انداز عام فہم اور دلچسپ ہے۔

اہل ایمان کے لیے رمضان المبارک کا یہ ایک نایاب تحفہ ہے۔ اس پر فتن اور  
پُر آشوب زمانہ میں مسلمانوں کو ایسی کتابوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔  
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
اور ملت اسلامیہ کے اس نوجوان کے علم و عمل میں مزید وسعتیں عطا فرمائے۔  
آمین۔

جسٹس نسیم حسن شاہ

لاہور۔ پاکستان

شاعر بے بدل  
سندی قبلہ غضنفر علی جاوڑ چشتی صاحب گولڈ میڈلسٹ

## بہارِ رحمت

میرے اللہ کی عنایت ہے ”بہارِ رحمت“  
زندگی کی علامت ہے ”بہارِ رحمت“  
میرے آقا نے جو فرمایا رقم ہے اس میں  
میرے آقا کی بدولت ہے ”بہارِ رحمت“  
رنگ جو آپ کی نسبت سے عطا ہوتے ہیں  
ایسے رنگوں سے عبارت ہے ”بہارِ رحمت“  
ماہِ صیام کی برکات کی باتیں اس میں  
کامیابی کی بشارت ہے ”بہارِ رحمت“  
کام اعجاز کا اچھا ہے، پسند آیا ہے  
ایک پیغامِ محبت ہے ”بہارِ رحمت“  
زنگ آلود خیالوں کو چمک دیتی ہے  
رنج میں وجہ سکینت ہے ”بہارِ رحمت“  
ہوگی دربارِ رسالت میں یہ مقبول ضرور  
خوش نصیبی ہے، سعادت ہے ”بہارِ رحمت“  
حق کے بندوں کو پسند آئے نہ کیونکر جاوڑ  
حق کے بندوں کی ضرورت ہے ”بہارِ رحمت“







## روزہ کی اہمیت و فرضیت

○ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ○

○ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ○

○ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ○

أَمَّا بَعْدُ

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ (الآية البقرة ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے کہ فرض کیے گئے تھے تم سے

پہلوں پر تا کہ تم پر ہیزار بن جاؤ۔

مبارک روزہ دار! مرحبا ماہ صیام آیا

لیے دامن میں اپنے رحمت رب انام آیا

یہ روزہ محض ہے خوشنودی حق کے لیے مسلم!

رضائے حق کا روزہ ساتھ لے کے خود پیام آیا

دنیا کے کائنات میں جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام بھٹکی ہوئی انسانیت کے لیے

پیغام ہدایت لے کر تشریف لائے ان تمام کی امتوں پر روزہ کسی نہ کسی صورت میں

فرض رہا..... عبادتِ روزہ جیسی نعمتِ عظمیٰ سے ہر امت کو سرفراز کیا گیا..... ہر نبی کی

شریعت کو اس عظیم عبادت سے مزین و آراستہ کیا گیا..... ہر نبی کی امت کا ہر فرد رب

کریم کی اس عطاءِ جلیلہ سے اپنے لیے بخشش و مغفرت اور راحت کا سامان پیدا کرتا

رہا..... کوئی بھی نبی علیہ السلام رب لم یزل کی اس عنایتِ عظیمہ سے محروم نہ رہا.....  
 کوئی بھی امت عبادتِ روزہ کی اہمیت و فرضیت اور فضیلت کے فیضِ گوہر بار  
 سے خالی نہ رہی..... ہر ایک پہ رحمتِ خداوندی چھم چھم کے برسی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی امت..... پر قمری اعتبار سے ہر ماہ کے تیرہ، چودہ اور  
 پندرہ تاریخ کے روزے فرض تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر ہر سال ماہِ محرم  
 کی دس تاریخ یعنی یومِ عاشورہ کا روزہ فرض تھا..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو  
 اسی ماہِ رمضان کے روزوں کی ادائیگی کا حکم تھا..... اور ہم جو رسولِ خاتم النبیین ﷺ  
 کی امت ہیں..... وہ امت جسے:

”وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ“ اور ”ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ“

(تو جسے چاہتا ہے عزت عطا کرتا ہے، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے)  
 کا دنواز اور دلنشین ارشاد فرمانے والے پروردگار نے ”كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ“ (تم  
 بہترین امت ہو) کا خوبصورت تاج پہنایا ہے۔

ہم بھلا اس عظیم عبادت کے ثواب سے کس طرح محروم کر دیئے جاتے پس رب  
 تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے یہ نعمت ہمیں بھی عطا فرمائی اور ہم کو پورے  
 ماہِ رمضان کے روزے فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا:

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

کہ تم میں سے جو کوئی اس مہینے (رمضان) کو پائے تو اس کے روزے رکھے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماہِ رمضان المبارک کے روزے فرض کیے ہیں۔

(سنن نسائی)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ ماہِ رمضان کیا ہے (یعنی اس کی فضیلت کیا ہے) تو میری امت کے لوگ یہ تمنا کریں کہ سارا سال رمضان ہی رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ اصلی اور قدیمی عبادت ہے کوئی بھی امت اس کی اہمیت و فرضیت سے خالی نہیں رہی۔ (تفسیر عزیزانی)

## روزہ اور اسلام

تاریخِ اسلام میں روزہ ہجرت کے دوسرے سال پیر کے دن مدینہ منورہ میں فرض ہوا اس سے پہلے عاشورہ محرم کا روزہ فرض تھا بعد ازاں ہر ماہ تین روزے فرض ہوئے اور وہ قمری اعتبار سے ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو رکھے جاتے تھے۔

یہی وہ روزے ہیں جنہیں ”ایامِ بیض“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ماہِ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور ہر مسلمان کو اختیار دیا گیا کہ چاہے تو وہ روزہ رکھے اور چاہے تو روزے کے بدلے فدیہ کے طور پر کسی غریب، مسکین کو نصف صاع (صاع عربی میں ایک پیمانہ مقدار کو کہتے ہیں) یعنی سوا دو سیر گندم دیدے۔

ابتدا میں دن اور رات دونوں کا روزہ فرض تھا، ماہِ رمضان میں صرف غروبِ آفتاب سے عشاء کی نماز یا سونے کے وقت سے پہلے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت تھی۔ عشاء کے بعد سونے کے ساتھ ہی روزہ شروع ہو جایا کرتا تھا۔

اگر افطاری کے وقت یعنی غروبِ آفتاب اور عشاء کے درمیان روزہ دار سو جاتا تو پھر بھی اس کو کھانے پینے اور اپنی ازواج سے مجامعت کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔

ایک انصاری صحابی حضرت صرمہ ابن قیس رضی اللہ عنہ سارا دن محنت مزدوری کرتے رہے۔ شام کو کھجوریں گھر لائے تو گھر میں آٹا نہ تھا۔ بیوی کو کھجوروں کے بدلے پڑوسی کے گھر آٹا لینے کے لیے بھیجا اور خود لیٹ گئے۔ بس لیٹے ہی تھے کہ آنکھ لگ گئی۔ بیوی آٹا لے کر آئی، کھانا تیار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو بیدار کر کے پیش کرنا چاہا۔ آپ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب تو روزہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ کھانا میں کیسے کھا سکتا ہوں۔ کیونکہ اس قانون کے مطابق نماز کے بعد سو جانے والا شخص کچھ کھانے پینے سے مقید ہو جاتا تھا۔ ایسی حالت میں انہوں نے دوسرا روزہ رکھ لیا، رات گزاری اور پھر صبح محنت مزدوری میں مشغول ہو گئے۔ لیکن بھوک و پیاس کی شدت کے سبب ہوش و حواس قائم نہ رہے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

یہ سارا ماجرا آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے کچھ دیر کے لیے توقف فرمایا۔ بس اسی اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور پیغامِ ربِّ لم یزل پیش کیا کہ اے محبوب ﷺ آپ ﷺ کے غلاموں کے لیے غروبِ آفتاب سے لے کر سحری تک کھانا پینا حلال کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر احمدی)

وَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ  
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

(الآیۃ البقرہ ۱۸۷)

اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لیے سفیدی کا ڈر سیاہی کے  
ڈورے سے فجر سے۔

یوں حضرت صرمہ رضی اللہ عنہ کے صدقہ میں امت مسلمہ پر سے سونے نہ سونے کی  
پابندی ختم کر دی گئی اور کھانے پینے کا وقت بڑھا کر صبح صادق تک کر دیا گیا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ماہِ رمضان کی ایک رات سہواً اپنی زوجہ  
سے جماع (صحبت) کر لیا۔ صبح ہوئی بڑے پریشان ہوئے فوراً غسل کیا اور رسول  
اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ  
ﷺ کے صدقے بارگاہِ خداوندی میں معافی کا خواستگار ہوں، مجھے معاف فرما  
دیجئے۔ رات مجھ سے بڑی غلطی سرزد ہوئی۔ میں اپنی بیوی کے پاس پہنچا تو ایک ایسی  
خوشبو محسوس ہوئی کہ میں اپنے نفس کے فریب میں مبتلا ہو گیا اور اپنی بیوی سے  
جماعت کر بیٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جم غفیر تھا۔

یہ داستان سنی تو چند صحابہ اور کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم سے بھی یہ غلطی سرزد ہو چکی ہے۔ (تفسیر روح البیان)

سبحان اللہ چند صحابہ کی لغزش پوری امتِ مسلمہ کے لیے رتِ لم یزل کے فضل و کرم کا ذریعہ بنی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے روزے کی دوسری سختی (یعنی بوقتِ شب اپنی بیویوں سے مجامعت) بھی ختم کر دی گئی۔

ارشاد خداوندی ہوا:

أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ (الآية البقرہ ۱۸۷)

روزے کی راتوں میں تمہارا اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔

یوں اسلام میں ماہِ رمضان کے روزوں کی باضابطہ ابتدا ہوئی جس کا سلسلہ روزِ ابد تک جاری و ساری رہے گا۔

وضاحت: وسوسہ شیطانی کا ابتلاء ہو یا کوئی کسی غلطی فہمی میں مبتلا ہو ہرگز ہرگز کوئی کسی بھی صورت میں یہ نہ سوچ سمجھ بیٹھے کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ مذکورہ خطا سرزد ہوئی وہ رتِ احکم الحکمین کے مجرم ہی رہے بلکہ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

(اور وہ (رسول) تو اپنی خواہش کے مطابق بات نہیں کرتا مگر جو بات کرتا ہے وہ وحی ہوتی ہے)

جیسی پیاری صفتِ عظمیٰ کی حامل، زبانِ رہبرِ کامل ﷺ کے مطابق شمعِ مصطفوی ﷺ کے پروانے، یہ نفوسِ قدسیہ اصحابیٰ کالنجومِ بآیہم اقتدایتہم اہتدایتہم

(میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جس کی پیروی کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے) کی عظمت و شان کے حامل اور منصبِ اعلیٰ پر فائز ہیں۔



سبحان اللہ! رب غفور رحیم نے پیارے محبوب ﷺ کے پیارے غلاموں کے بارے میں مدتوں بعد قلوب و اذہان میں پیدا ہونے والے اس قبیح ابہام کو دور کرتے ہوئے اسی وقت ارشاد فرما دیا:

عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ

(الآية البقرة ۱۸۷)

اللہ نے جان لیا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے پس اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرما دیا۔

روزہ ارکانِ اسلام میں سے ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ (یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔)

(۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے

رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج ادا کرنا (۵) اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

ارکانِ اسلام اور ان کی اہمیت:

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللَّهُ فِي الْإِسْلَامِ

(توحید و رسالت پہ ایمان لانے کے بعد) چار چیزیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ

نے اسلام میں فرض کیا ہے۔ جو شخص ان چار چیزوں میں سے تین پر عمل کرنے والا ہو

اور ایک کو ترک کر دے تو وہ تینوں اس کو کچھ فائدہ نہ دیں گی۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں:

(۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) رمضان المبارک کے روزے (۴) اور حج بیت اللہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک

اعرابی حاضر ہوا اور عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر۔ وَتَصُومُ رَمَضَانَ اور ماہِ رَمَضَانَ کے روزے رکھ۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ایسا ہی کروں گا۔

فَلَمَّا وَتَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا  
(یہ کہہ کر) جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے جنتی آدمی دیکھنا ہو وہ اسے دیکھ لے۔  
(رواؤ البخاری)

### ارکانِ اسلام آپس میں لازم و ملزوم ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ایسی پانچ چیزیں جو آپس میں لازم و ملزوم ہیں ہر ایک آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اسی طرح وابستہ ہے کہ ایک کو چھوڑ کر بقیہ چاروں کی ادائیگی کرتے رہیں تو وہ بارگاہِ الہیہ میں شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکتیں۔ مذکورہ حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے کلمہ توحید و رسالت، نماز، زکوٰۃ اور حج کی اہمیت بیان کرنے کے بعد فرمایا:

ثُمَّ جَاءَ رَمَضَانُ فَتَرَكَ صِيَامَهُ مُتَعَبِدًا

پھر آیا رمضان پس جس شخص نے جان بوجھ کر اس ماہِ مقدس کے روزوں کو ترک کر دیا تو بارہ گاہِ ایزدی میں نہ اس کا کلمہ و ایمان، نہ نماز، نہ زکوٰۃ اور نہ حج قابل قبول ہے۔ ا

(تفسیر ستاری)

ایک اور روایت میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد (زکوٰۃ اور حج کے علاوہ) تین چیزوں پر ہے:

مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللَّهِ كَافِرٌ

جس نے ان تینوں میں سے ایک کو بھی ترک کر دیا پس وہ کافر ہو گیا۔ (الترغیب)  
یاد رہے کہ مذکورہ روایت میں زکوٰۃ اور حج کا ذکر اس لیے نہیں ہوا کہ یہ دو متمندوں  
پر فرض ہیں اور بقیہ تینوں کلمہ توحید و رسالت، نماز اور روزہ تو ہر امیر و غریب پر فرض  
ہیں نیز یہاں روزہ ترک کرنے سے مراد کلی طور پر روزہ کا انکار کرنا ہے۔

## روزہ اور قرآن کا اسلوب بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن  
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ (الآية البقرة ۱۸۳)

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ط فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ  
أَيَّامٍ أُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ ط فَسَنُ تَطَوَّعَ  
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ط (الآية البقرة ۱۸۴)

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں  
پر فرض تھے، تاکہ تم تقویٰ شعار بن جاؤ، چند گئے چنے دن ہیں، پس تم میں سے کوئی  
مریض ہو یا سفر پر ہو تو بعد میں ان روزوں کا شمار پورا کر لے اور جو بمشکل روزہ رکھ  
پاتے ہوں وہ ایک مسکین کو از روہ فدیہ روزانہ کھانا کھلا دیں، اگر مشقت کے باوجود  
روزہ رکھ لیں تو ان کے لیے بھلائی کا کام ہے۔

انسان کو کسی عمل پر ابھارنے اور قائل کرنے کے لیے ”ترغیب“ دی جاتی ہے یعنی  
اس عمل کی طرف رغبت دلانی جاتی ہے۔

قرآن پاک میں بھی اہل ایمان پر روزوں کی فرضیت کے بارے میں یہی  
دلنشین انداز اپنایا گیا۔

فرمایا: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ (اے ایمان والو!)

سبحان اللہ کتنا دلکش اندازِ محبت ہے، فرمایا جا رہا ہے:

اے اہل ایمان، اے ایمان والو!

اے مجھ سے لو لگانے والو، اے میری یاد کو دل میں بسانے والو حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی میں اس لفظ محبت کی وضاحت فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

”یا“ کا لفظ پیار کے لیے بھی بولا جاتا ہے پھر معنی یہ ہوگا کہ رب تعالیٰ نے جب مسلمانوں پر روزے کی مشقت فرض کرنا چاہی تو بڑے پیار سے ارشاد فرمایا: ”اے میرے ایمان دار بندو“

شہباز لامکانی، حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ”یا“ حرفِ ندا ہے۔ ”ایہا“ حرفِ تنبیہ ہے۔ اور ”الذی“ اس پرانے تعلق کی علامت ہے جو پکارنے والا مخاطب سے رکھتا ہے۔

یوں سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ان پرانے واقف راز لوگوں کو مخاطب کر رہا ہے۔ جنہوں نے روزِ اول ہی سے اس کے رب ہونے کا اقرار کر لیا تھا۔ مطلب یہ کہ جب وہاں اس کی ربوبیت کا اقرار تھا تو یہاں اس کی اطاعت سے انکار کیسے ہوگا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ خطاب سنو تو ہمہ تن گوش ہو جایا کرو کہ تمہارا خالق و مالک تم سے خطاب کر رہا ہے۔

”اے ایمان والو!“

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو خطاب فرمایا۔ ان کو خطاب فرمایا جن کے قلوب و اذہان ایمان کی شمع سے فروزاں ہیں، نورِ ایمان سے روشن ہیں، دولتِ ایمان سے مالا مال ہیں۔ اس لیے کہ روزہ صرف ایمان والوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

دولتِ ایمان سے نا آشنا کوئی گروہ، کوئی طبقہ، کوئی جماعت یا جماعت کا کوئی فرد روزہ رکھ بھی لے تو اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ وہ اس کے انعام و اکرام، فضائل و

خصائل، فیوض و برکات اور انوار و تجلیات سے محروم ہی رہے گا۔

فرمایا: ”كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ“

(تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔)

اہل ایمان کے لیے ربّ لم یزل کی طرف سے حکم آ رہا ہے کہ روزوں کا رکھنا تم پر فرض کیا گیا ہے، اب تمہیں نے یہ محنت و مشقت برداشت کرنی ہے، اب تم نے میرے حکم کی بجا آوری کرنی ہے۔

بندہ کا تعلق اپنے مالک و مولا سے جتنا پختہ ہو گا وہ اس کے حکم کو اتنی ہی لگن اور محنت سے پورا کرے گا۔

ماں اپنے بچے سے بڑا پیار کرتی ہے ایک لمحے کا فراق اسے تڑپا کر رکھ دیتا ہے۔ لیکن رب تعالیٰ ستر (۷۰) ماؤں سے بڑھ کر اپنے بندے سے محبت کرتا ہے۔ بندہ ایک مرتبہ کہے ”یا اللہ“ تو بارگاہِ خداوندی سے بار بار صدا آتی ہے ”يَا عَبْدِي اَنْتُ شَيْءٌ حَاجَتِكَ“ (اے میرے بندے تجھے کس چیز کی حاجت ہے۔)

گو معلوم ہو اور رب تعالیٰ اپنے بندے سے بڑی محبت کرتا ہے۔ اب روزوں کی فرضیت اہل ایمان پر ہوئی۔ تو اہل ایمان کون ہیں؟ نورِ ایمان سے روشن وہ مبارک چہرے کون سے ہیں؟ نعمتِ ایمان سے سرفراز وہ لوگ کون ہیں؟ لذتِ ایمان سے آشنا وہ پیارے بندے کون ہیں؟ اس کا جواب خالق کائنات نے خود ارشاد فرما دیا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

کہ ایمان والے وہ ہیں جو اللہ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔

پتہ چلا کہ بندگانِ خدا اپنے خالق و مولا سے بڑی محبت کرتے ہیں۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ محبوب سے محبت میں جس قدر پختگی ہوگی محبت کے لئے اس کی بات ماننا اتنا ہی آسان ہوگا۔

محبت ہمیشہ منتظر ہوتا ہے کہ کب محبوب کوئی بات کہے تو میں اس کے اک حکم پہ اپنا



تن، من، دھن نثار کر دوں بلکہ حکم تو محبوب اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ لیکن ادھر محبت، محبوب کی آتشِ محبت و اطاعت اور شوقِ محبت و اطاعت میں اس قدر مستغرق و منہمک ہوتا ہے کہ ہر لمحہ اس کے لوں لوں سے یہ صدائِ محبت گونج رہی ہوتی ہے:

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے

یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

جب محبت اپنی حیاتِ آفریں کا ایک ایک لمحہ محبوب کے نام پہ قربان کر دیتا ہے، جانِ جانِ آفرین کے نام کر دیتا ہے تو پھر بھی روحِ محبت سے صدا محبت آ رہی ہوتی ہے کہ:

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس قربانی و ایثار اور محبت و پیار کو محبت اپنے لیے متاعِ حیات سمجھتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ سب کچھ لٹا کر بھی اس نے سب کچھ پالیا ہے۔

سب کچھ لٹا کر محبت میں اہلِ دل

خوش ہیں کہ جیسے دولت کو نین پا گئے

یہ ساری قربانیاں یہ ساری محبتیں محبت..... کی طرف سے فقط اس لیے ہوتی ہیں کہ اس کا محبوب راضی رہے، خوش و خرم رہے، کہیں روٹھ نہ جائے کیونکہ اگر محبوب روٹھ گیا تو پھر

”روٹھ گئے دن بہار کے“

محبت اپنے محبوب کا ہر حکم دل و جان سے تسلیم کرتا ہے اور مقصودِ محبت بھی یہی ہے کہ انسان اپنے محبوب سے والہانہ محبت کے ساتھ ساتھ اس کے احکام و فرامین کی بے چون و چرا تعمیل کرے اور ہر لمحہ حکم کی تعمیل میں سرگرم اور مستعد نظر آئے۔

پس بندگانِ خدا تو اپنے محبوب، خالق و مولیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والے ہیں،

کسی بھی صورت میں اس کی ناراضگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے اگر اس نے حکم دیا ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

کہ تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔

لہذا تم نے روزے رکھنے ہیں۔ تو یہ مہمانِ خدا اپنے محبوب کا حکم سنتے ہی اسے دل و جاں سے تسلیم کرتے ہیں اور پھر اس کی بجا آوری میں سرتا بقدم سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔

”كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ“

(جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے)

ارشادِ ربِّ لم یزل ہو رہا ہے، بڑی شفقت سے ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔ اے ایمان والو! یہ جو روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں یہ کوئی انوکھا، انہونا فریضہ نہیں، تم یہ نہ سمجھو کہ تم تنہا ہی اس مشقت میں ڈالے گئے بلکہ تم سے پہلے کی امتوں کے مسلمانوں پر بھی روزے فرض تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی امت پر ہر ماہ چاند کی تیرہ (۱۳)، چودہ (۱۴) اور پندرہ (۱۵) تاریخ کے روزے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر ہر سال ماہِ محرم کی دس تاریخ یعنی یومِ عاشورہ کا روزہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر اسی ماہ کے روزے فرض تھے۔ اس لیے اگر سابقہ امتیں روزے جیسی مشقت برداشت کر سکتی ہیں تو تمہارے لیے اس فرض کا نبھانا مشکل نہیں ہونا چاہئے۔

”لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“

(تا کہ تم تقویٰ شعار (متقی) بن جاؤ)

سبحان اللہ! اہل ایمان کو عظیم انعام و اکرام سے نوازا جا رہا ہے۔ سارا دن بھوک و پیاس میں گزارنے کے بعد انہیں مژدہ جانفرا سنا یا جا رہا ہے۔

اے ایمان والو! یہ سارا دن جو تم نے میرے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فاقہ کشی کا

مظاہرہ کیا ہے، لغویات سے اجتناب کیا ہے، بُرے کاموں سے احتراز کیا ہے، میری خوشنودگی و رضا کی خاطر روزہ رکھا ہے تو اب یہ روزے کا مجاہدہ بے مقصد نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ تم پر ہیزگار بن جاؤ، متقی بن جاؤ اور جب تم متقی بن گئے، پرہیزگار بن گئے تو پھر تمہیں اور کیا چاہئے کیونکہ تمہارے لیے عظیم خوشخبری ہے، میری طرف سے ایک بہت بڑا انعام ہے کہ

”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ“

بے شک اللہ متقین سے محبت کرتا ہے۔

اللہ اکبر: روزہ رکھنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو پہلے متقی بنا رہا ہے، گناہوں سے پاک و صاف کر رہا ہے اور پھر اس سے محبت کا دعویٰ فرما رہا ہے۔ معلوم ہو اور روزہ فقط مشقت نہیں بلکہ فلاح و تقویٰ اور محبتِ الہیہ کے حصول کی تربیت ہے۔

”أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ط“

(چند گنے چنے دن ہیں)

اہل ایمان کو دلاسا دیا جا رہا ہے کہ گھبرانا نہیں، پریشان نہیں ہونا۔ یہ جو روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں۔

پورا سال یا دو چار مہینوں کی بات نہیں بلکہ گنتی کے چند دن ہیں، فقط تیس دنوں کی مشقت ہے جو تم نے برداشت کرنی ہے۔

”فَإِنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ“

مسلمانوں کی تشفی و تسلی کے لیے فرمایا جا رہا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں تم میں سے اگر کوئی بیمار ہے اور بیماری کی شدت اتنی ہے کہ تم روزہ نہیں رکھ سکتے یا تم میں سے کوئی سفر پر جانا چاہتا ہے۔ سفر شرعی ہے اور اس قدر لمبا ہے کہ تم روزہ رکھ کر سفر کرنے کی تکلیف محسوس کرتے ہو تو کوئی بات نہیں کیونکہ بیماری و تندرستی تو میرے

قبضہ قدرت میں ہے۔

(وَإِذَا مَرَضْتَ فَهُوَ يَشْفِينُ) سفر پر آنے جانے کے بھی کچھ اسباب ہیں۔  
لہذا اگر ان وجوہات کی بنا پر تم روزہ نہیں رکھ سکتے تو اس میں تمہارا کوئی گناہ نہیں۔  
تم نے افسردہ نہیں ہونا۔

”فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ“

(تو بعد میں ان روزوں کا شمار پورا کر لے)

پس بیماری یا سفر کی وجہ سے تم سے جو روزہ چھوٹ گیا ہے اسے دوسرے دنوں میں پورا کر لینا۔

اس ماہِ رمضان سے لے کر اگلے ماہِ رمضان تک پورے گیارہ (۱۱) مہینے تمہارے پاس ہیں جب تمہارا جی چاہے دو چار نہیں بلکہ فقط ایک روزہ بطور قضاء رکھ لینا۔

”وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ ط“

(اور وہ لوگ جن کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو وہ ایک مسکین کو از روہ فدیہ کھانا کھلا دیں)

سبحان اللہ! رحمت خداوندی کس قدر جھوم جھوم کے برس رہی ہے۔ فرمایا جا رہا ہے اگر تم شیخ کبیر ہو، بوڑھے ہو، نحیف و ناتواں ہو، بڑھاپا اور کمزوری اتنی ہے کہ روزہ رکھنے کی بالکل سکت ہی نہیں یا تم دائم المرض ہو، بیماری ایسی ہے کہ جانے کا نام نہیں لیتی اور روزہ رکھنا تمہارے لیے دشوار ہے تو کوئی بات نہیں صرف ایک مسکین کو صبح و شام بطور فدیہ دو (۲) وقت کا کھانا کھلا دینا تمہیں روزے کا ثواب مل جائے گا۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے:

أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا وَلَا قِضَا عَلَيْهِ

لیکن وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو (دو وقت کا) کھانا کھلائے اور اس پر

کوئی قضا نہیں)

(الحاکم)

”فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ“

(اگر مشقت کے باوجود روزہ رکھ لیں تو ان کے لیے بھلائی کا کام ہے)

روزے کی اہمیت و فضیلت کو اجاگر کیا جا رہا ہے۔

پہلے ارشاد فرمایا کہ اگر تم شیخ کبیر (نخیف و ناتواں، بوڑھے) ہو یا دائم المرض (ایسا مرض جو ہمیشہ کے لیے لگ گیا) ہو۔ تو تمہیں اجازت ہے بیشک تم روزہ نہ رکھو، تمہاری اپنی مرضی ہے۔ لیکن اگر اس ضعف اور بیماری کی شدت میں بھی تم روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔

## روزہ اور احساسِ بندگی

روزہ انسان کی سیرت و کردار میں جو خصوصیات پیدا کرتا ہے ان میں سے ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ روزہ ہر دم انسان کے شعور میں احساسِ بندگی تازہ رکھتا ہے اور اس کے شعور کو اتنا طاقتور بنا دیتا ہے کہ انسان اپنی آزادی و خود مختاری کو اللہ تعالیٰ کے آگے بالفعل تسلیم اور قربان کر دے یہ اعتراف و تسلیم ہی اسلام کی جان ہے۔

اسلام کی حقیقت یہی تو ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ کا بندہ اور اس کے سامنے جواب دہ سمجھے۔ اور اسی احساسِ ذمہ داری کے ساتھ دنیا میں زندگی بسر کرے، جس طرح یہی بات کفر سے اسلام میں آنے کے لیے ضروری ہے اسی طرح اسلام میں رہنے کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ آدمی کے دل میں بندگی کا احساس و شعور ہر دم تازہ، ہر وقت زندہ اور ہر آن کار فرما رہے۔ اس احساس و شعور کے دور ہوتے ہی انسان اپنے آپ کو خود مختار اور غیر ذمہ دار سمجھنے لگتا ہے اور نتیجتاً وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب بلا خوف و شرم کرنے لگتا ہے۔

روزہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ دار کو یہی تربیت فراہم کرتا ہے۔ صبح سے شام تک چاہے کتنی ہی بھوک پیاس لگے کتنی ہی خواہش انسان کو رب کی نافرمانی

پر ابھارے مگر روزہ دار صرف اس بناء پر روزہ کی تمام پابندیاں قبول کرتا ہے کہ اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔ جس سے نہ وہ چھپ سکتا ہے اور نہ اس کی نافرمانی کر کے اس کی سزا سے بچ سکتا ہے۔ اسی احساس کے پیش نظر اس میں اطاعتِ الہی کا وہ جذبہ پیدا ہوتا ہے جس کے تحت دورانِ روزہ وہ اپنے رب کا فرمانبردار و تابعدار بن کر رہتا ہے اسی طرح روزہ مسلسل ایک ماہ تک آدمی کے دل میں احساسِ بندگی تازہ رکھتا ہے اور اسے اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے کی عملاً تربیت دیتا ہے۔

### عبادتِ روزہ، حصولِ تقویٰ کا ذریعہ:

تقویٰ بڑی اونچی اور بیش بہا صفت ہے، تقویٰ وہ چیز ہے جس سے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ ملتا ہے۔

یہ لفظ ”وقفی“ سے نکلا ہے اور اس کا معنی بچنا یا بچانا ہے انسان گناہوں سے بچ کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کا سامان پیدا کرے تو متقی کہلاتا ہے۔ تقویٰ کیا ہے؟ بات مختصر کی جائے تو تقویٰ قلب و روح، شعور و آگہی، عزم و ارادہ، نظم و ضبط، اور عمل و کردار کی اس قوت و استعداد کا نام ہے کہ جس کے ذریعے ہم اُس چیز سے رک جائیں جس کو ہم غلط جانتے ہوں اور مانتے ہوں اور اپنے لیے اس چیز کو نقصان دہ سمجھتے ہوں۔

رب تعالیٰ کی عبادت مسلمان کی روح کے لیے ایسی ہی غذا ہے جیسے جسم کے لیے کھانا، پینا۔ جسم جب بھوک و پیاس سے بے چین ہوتا ہے تو اسے کچھ کھانے، پینے کی حاجت ہوتی ہے کیونکہ جس مٹی سے انسان کو پیدا کیا گیا اسی مٹی سے انسان کی غذا بھی پیدا کی گئی جو اس کے لیے سکون و راحت کا ذریعہ بنتی ہے۔ لیکن روح کو مٹی سے پیدا ہونے والی ان چیزوں سے راحت ہرگز نہیں ملتی۔ کیونکہ وہ مٹی سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ روح ”حکمِ الہی“ ہے۔ جس کے سکون کا ذریعہ عبادت و ریاضت، ذکر و اذکار اور اطاعتِ الہیہ کے سوا کچھ نہیں۔

فرمانِ خداوندی ہے:

الَا بَدِئَكَ اللَّهُ تَطْبِئِنُّ الْقُلُوبُ  
(پ ۱۳)

خبردار دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے۔

روح کا مرکز دل ہے اور دل کا اطمینان حقیقت میں روح ہی کا مطمئن ہونا ہے۔

جس کا ذریعہ عبادتِ خداوندی ہے۔

جس طرح طاقتور غذا میں جسم کو قوت میسر کرتی ہیں اسی طرح خلوص نیت، صدق

دل اور ریا و دکھاوے کی ملاوٹ سے پاک عبادتِ روح کی قوت کا سبب بنتی ہے۔

عبادتِ جتنی خالص ہوگی روح اتنی ہی تقویت پکڑے گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ

عبادتوں میں سے وہ کون سی ایسی عبادت ہے جو روح کی تقویت کے لیے زیادہ موثر

ہے۔ پس اگر غور کیا جائے تو تمام عبادتوں نماز، زکوٰۃ، حج، ذکر و اذکار اور تسبیح و تہلیل

میں سے فقط روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جو ریا اور دکھاوے سے پاک ہو سکتی ہے

کیونکہ بقیہ عبادتیں دوسروں کو نظر آتی ہیں لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق

صرف بندے اور خدا کے درمیان ہے۔ اس کی کوئی ظاہری شکل و صورت نہیں، نفس

اور پیٹ کی گہرائی میں اٹھنے والی بھوک، پیاس اور خواہش نفس کو کوئی دوسرا نہ دیکھ سکتا

ہے اور نہ محسوس کر سکتا ہے اور نہ کوئی اس کے احساس میں شریک ہو سکتا ہے۔ گو معلوم

ہو کہ روزہ دار فقط حصولِ رضائے الہیہ کی خاطر ہی روزہ رکھتا ہے۔

روزہ حقیقتاً ایک خالص عبادت ہے اور عبادتِ جتنے خلوص و صدق اور خشوع و خضوع

کے ساتھ کی جائے گی روح اتنی ہی طاقتور ہوگی اور جب روح طاقتور ہو جاتی ہے تو

انسان گناہوں اور برائیوں سے بچ کر صراطِ مستقیم پر چل پڑتا ہے اس طرح روزہ انسان کو

فضائل سے آراستہ کر کے اور رزائل سے بچا کر متقی بنا دیتا ہے۔

صبح سے لے کر شام تک انسان جو حالتِ روزہ میں بھوک اور پیاس کی اذیت

برداشت کرتا ہے، روزہ رکھ کر نہ صرف فرض نمازوں کی ادائیگی کرتا ہے بلکہ زیادہ سے



زیادہ نوافل کا اہتمام کرتا ہے۔ صدقہ و خیرات کرتا ہے، مسجدوں کو آراستہ کرتا ہے۔ غریبوں کی امداد کرتا ہے، قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے۔ رب تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوتا ہے، گڑ گڑا کر دعائیں مانگتا ہے، ذکر و اذکار اور تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتا ہے، آپس میں اتفاق و اتحاد، اخلاص و اخلاق اور بھائی چارے کی فضا قائم کرتا ہے، دل کو صبر و استقامت کی تلقین اور زبان کو شکر کی بجا آوری کے سرمدی نغموں میں مصروف رکھتا ہے۔ کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو اس کے پانہار کے حکم کے خلاف ہو سبحان اللہ کس قدر مضبوط اعتقاد ہے۔ اللہ رب العزت بندہ مومن کے اس خلوص، محنتِ شاقہ اور عبادت میں اس قدر محویت کو دیکھ کر اسے تقویٰ جیسی نعمت بلکہ نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرماتا ہے۔

### خدا اور حبیبِ خدا ﷺ سے تعلق میں مضبوطی:

حالتِ روزہ میں انسان صبح سے لے کر شام تک دیوانہ وار دو عالم سے بیگانہ اور لذتِ دنیا سے نا آشنا ہو کر احکاماتِ خداوندی کی تکمیل میں مست رہتا ہے۔

دو عالم سے بیگانہ کرتی ہے دل کو

عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

صبح سے شام تک انسان اس فاقہ کشی کے بدلے جو پہلی قیمتی متاع حاصل کرتا ہے وہ اپنے خالق و مولا اور رسول مکرم، نبی محتشم ﷺ سے قلبی تعلق میں پختگی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے، جہاں بھی ہوں وہ موجود ہے، دو ہوں تو تیسرا وہ ہے اور اکیلے ہوں تو دوسرا وہ ہے، وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ لیکن حالتِ روزہ کے علاوہ اس بات پر ہمارا ایمان کو سوں دُور ہوتا ہے یعنی یہ جانتے ہوئے بھی کہ رب تعالیٰ ہمارے قریب ہے ہم اکثر نافرمانیِ خدا میں رہتے ہیں اور حالتِ روزہ میں یہ ایمان (نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ) اس قدر پختہ ہو جاتا ہے کہ لمحہ بہ لمحہ قدم بقدم یہ تصور سائے کی طرح ہمارے ساتھ رہتا ہے کہ رب لم یزل



ہمارے قریب ہے، بہت قریب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ دار کا ہر عمل، اٹھنے والا ہر قدم اس کی سوچ و بچار اور گفتار و کردار احکام خدا کے تابع ہوتے ہیں۔ کڑی سے کڑی دھوپ اور پوشیدہ سے پوشیدہ مقام پر پانی کی کتنی ہی تشنگی محسوس ہو روزہ دار پانی کو اپنے لبوں کے قریب کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ محض اس لیے کہ اپنے خالق و مولیٰ کو ہر جگہ، ہر لمحہ، ہر آن اپنے قریب پاتا ہے۔ اور جب کبھی شدت بھوک اسے تڑپاتی ہے تو وہ اپنے کریم آقا ﷺ کی سیرتِ طیہ کی اُس حسین اور مبارک داستان (جب آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پہ دوپتھر باندھے تھے) سے اپنی حیات کی روش روشن کو بقعہ نور بنا لیتا ہے یوں جمالِ فاقہ کشی کا حُسن اور زیادہ بڑھ جاتا ہے اور ہر لمحہ، ہر گھڑی اور ہر ساعت خدا اور حبیبِ خدا ﷺ کی یاد اس کے قلب و جگر اور سوچ و بچار میں موجزن رہتی ہے۔

سائے کی طرح ساتھ رہا تصور تیرا  
تنہائی بھی نہ ہم نے تنہا گزاری

ماہِ رمضان اور آپس میں اتفاق و اتحاد:

اصحابِ رسول ﷺ کی صفات میں قرآن حکیم نے ”رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ“ فرمایا ہے یعنی وہ آپس میں بہت رحم دل اور شفیق ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ آپس کی محبت اور اتفاق و اتحاد میں مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ اس کے کسی بھی عضو میں درد ہو تو فوراً اس کا اثر آنکھیں قبول کرتی ہیں۔

بتلائے درد کوئی عضو ہو تو روتی ہے آنکھ

کس قدر ہمدرد جسم سے ہوتی ہے آنکھ

معاشرے میں اس طرح رہیں کہ کسی بھی وقت کہیں بھی کسی بندہ مومن کو کوئی تکلیف یا پریشانی آجائے تو اس کی مدد اور عزت و آبرو کے لیے اپنا تن، من، دھن پیش کرنے سے گریز نہ کریں۔ یعنی اس وقت ہماری حالت اس شعر کے مصداق ہونی چاہئے:

خبر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم میرے  
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اتفاق و اتحاد اور باہمی انس و محبت کی یہ مثالی کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اخلاقِ ذمہ اور خصائلِ رذیلہ سے انسان کے ظاہر و باطن کو پاکیزگی نصیب ہو کر اخلاقِ حسنہ سے اس کا وجود مزین ہو جائے یوں تو ہر نیکی اور ہر خوبی امت کو اپنے نبی ﷺ کے صدقے ہی سے میسر ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ اخلاقِ حسنہ تمام نیکیوں اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لیے مسندِ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت کے مطابق اخلاقِ حسنہ، حسنِ سلوک، باہمی انس و محبت اور میانہ روی کو نبوت کے پچیسویں حصہ میں سے ایک حصہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اگر آدمی غیر پسندیدہ عادات و اطوار، بد اخلاقی اور بد خوئی کا شکار رہے تو لاکھوں تدبیروں، نصیحتوں اور کوششوں کے باوجود بھی اس میں باہمی اتفاق و اتحاد کا جذبہ بیدار نہیں ہوتا۔

روزہ چونکہ خواہشِ نفس اور شیطانی سرگرمیوں کے خلاف مسلسل جہاد ہے جس کا لمحہ لمحہ اور پل پل حصولِ رضائے الہیہ کی سعیِ پیہم سے وابستہ ہے اس لیے اس عملِ صالح کے تسلسل کے ساتھ ساتھ اتفاق و اتحاد، اصلاحِ فکر و شعور اور تزکیہ نفس کا عمل بھی شعوری اور غیر شعوری ہر دو طور جاری رہتا ہے۔ سال کے باقی گیارہ ماہ میں مختلف احوال و اعمال کے زیر اثر آدمی کی اصلاح پذیری کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اس ایک ماہ کی اصلاحی تاثیرات کے مقابلے میں گیارہ ماہ کا نتیجہ تقریباً نفی میں ہوتا ہے۔ جس طرح موسمِ بہار میں خشک سے خشک درخت اور پودے میں بھی ہری ہری کوٹلیں اور شاخیں نکلنے لگتی ہیں اسی طرح سوزِ معصیت اور تمازتِ عصیاں سے سوکھے ہوئے وجود کو بھی بہارِ ماہِ رمضان نیکی اور پرہیزگاری کے برگ و بار سے سرسبز و شاداب کر دیتی ہے۔ اس طرح امت کا تقریباً ۹۰ فیصد حصہ حصولِ خیرات اور ترکِ منکرات کے مقاصد میں پورے اخلاق اور نیک نیتی کے ساتھ مصروف نظر آتا ہے۔ قومِ مسلم کا یہ اجتماعی کردار ایک حسین اتحادِ ملی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اہل اسلام جب جب اور جہاں

جہاں اس خوبی کے ساتھ مل بیٹھتے ہیں وہیں ان کے سراپا میں راستی و پاکبازی کی کشش نیکی و پرہیزگاری کی چمک اور اطاعت و عبادت کی نورانیت ہر اٹھتی نگاہ کو بے اختیارانہ اپنی طرف راغب کرتی ہے۔ مسلمانوں میں ایک ایمانی پیکر کے اعضاء کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ باہمی انس و محبت ہمدردی و یگانگت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے تشخص ملی کو قوت و توانائی نصیب ہوتی ہے۔ اپنے آقا و پیشوا فرماں روئے جسم و جاں صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حیات آفرین تعلیمات روزہ داروں کے اعضاء و جوارح سے پھوٹ پھوٹ کر فضائے عالم میں نور ہدایت پھیلاتی ہیں ان کی زبانیں اگر ایک طرف ذکرِ خدا و ذکرِ حبیبِ خدا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے تر رہتی ہیں تو دوسری طرف فحش و فضول گوئی اور ہتک و اذیت مسلم سے کف لسان کا وصف انہیں حاصل ہوتا ہے فرمان نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **الْمُسْلِمُ مِنْ سَلِمَ السُّلْمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ** کا خصوصی فیض ان کی دستگیری فرماتا ہے وہ نہ صرف یہ کہ کسی سے فتنہ و فساد اور جھگڑا نہیں کرتے بلکہ اپنے سے برسرِ پیکار ہونے والے کے لئے بھی زبانِ رحمت کا سکھایا ہوا پیارا سا جواب صرف ”اِنِّي صَائِمٌ“ کافی سمجھتے ہیں (یعنی میں روزہ دار ہوں) ان کی نگاہیں محارم و معائب اور جذباتِ حرص و حسد سے بیگانہ ہو کر غرضِ بصر اور باہمی انس و محبت کا آئینہ دار ہوتی ہیں۔ ان کے شکم خواہشِ خورد و نوش پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ اپنے مفلس و نادار بھائیوں کی بھوک و پیاس کا درد بھی رکھتے ہیں اور ایک طرف اگر اپنے رب کی نعمتوں سے (بحالتِ افطار) لذت گیر ہوتے ہیں تو دوسری طرف اپنے تنگ دست و خستہ حال بھائیوں کی حالتِ زار سے متاثر ہو کر اپنے مال میں ان کا حق بھی سمجھتے ہیں ان کے سروں پر فرمانِ ارحم الراحمین ”وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ“ کا عظیم سایہ ہوتا ہے غرض روزہ داروں کے دلوں میں غریبوں اور حاجت مندوں کے لئے احساساتِ ہمدردی بیدار ہو کر ان کے قوائے عمل میں اپنے محتاج اور ضرورت مند بھائیوں کی امداد اور حاجت برآری کے لئے ایک شوق و ہیجان پیدا کر دیتے ہیں۔

## لفظ ”رمضان“ کی وجوہات

”رمضان“ اللہ رب العزت کے مبارک اسماء میں سے ایک اسم ہے اور شہر رمضان سے مراد اللہ کا مہینہ ہے۔

رمضان۔ رمض سے مشتق ہے جس کے معنی جلنے اور جلانے کے ہیں۔ ”رمضان“ کی وجہ تسمیہ کے بارے بزرگانِ دین نے بہت ساری وجوہات بیان کی ہیں چند ایک درج ذیل ہیں:

### وجہ اول:

مشہور نجومی عالم اجمعی لکھتے ہیں کہ ابو عمرو نے کہا کہ اس ماہ میں تمازتِ آفتاب کی وجہ سے پتھر گرم ہو جایا کرتے تھے۔ مزید کہا کہ اس ماہ کو ”رمضان“ کے نام سے اس لیے موسوم کیا گیا کہ اس ماہ میں حرارتِ آفتاب کی وجہ سے اونٹوں کے پاؤں گرم ہو جایا کرتے تھے۔  
(غنیۃ الطالبین)

### وجہ دوم:

بعض علماء فرماتے ہیں کہ رمضان ”رمض“ سے ماخوذ ہے یہ ایک بارش ہے جو موسمِ خریف میں برسی ہے۔

محبوب سبحانی، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَأْخُذُهُ مِنَ الرَّمْضِ وَهُوَ مَطَرٌ يَأْتِي فِي الْخَرِيفِ فَسُمِّيَ هَذَا الشَّهْرُ رَمَضَانَ لِأَنَّهُ يَغْسِلُ الْأَبْدَانَ مِنَ الْأَثَامِ غَسْلًا وَيُطَهِّرُ الْقُلُوبَ تَطْهِيرًا

(غنیۃ الطالبین)

کہ ”رمضان“ رمض سے ماخوذ ہے اور یہ ایک بارش ہے جو موسمِ خریف میں برسی ہے اس وجہ سے اس مہینے کا نام رمضان رکھا گیا کہ یہ ماہ مقدس ایمان والوں کے جسموں کو گناہوں سے دھو ڈالتا ہے اور ان کے دلوں کو پاکیزہ کر دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ رمضان المبارک روحانی بارشوں کا مہینہ ہے اب آپ جانتے ہیں کہ بارش بادشاہ کے محل اور فقیر کی جھونپڑی کو یکساں نوازتی ہے۔ زرخیز و بنجر ہر طرح کی زمین کو سیراب کرتی ہے مگر اس سے مستفید ہر زمین اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق ہی ہوا کرتی ہے کہیں تو سرسبز و شاداب پھول کھلتے ہیں اور کہیں کانٹے دار جھاڑیاں جنم لیتی ہیں۔

کچھ ایسی ہی کیفیت ماہ رمضان کی روحانی بارش کی ہے جس نے اپنے دل کی کھیتی کو ندامت کے آنسوؤں سے سیراب کیا اور حبِ مصطفیٰ ﷺ اور خوفِ خدا سے زرخیز بنا لیا اس میں نیکی اور اطاعت کے پھول مہکیں گے اور جس دل کی کھیتی تکبر کے کھولتے ہوئے پانی سے سینچی گئی اور نافرمانی خدا اور عداوتِ مصطفیٰ ﷺ سے بنجر بنا دی گئی اس میں گناہ اور بدکاری کے کانٹے اگیں گے۔

### وجہ سوم:

”رمضان“ کی وجہ تسمیہ کے بارے میں ایک نفیس قول یہ بھی ہے کہ ”رمضان“ چونکہ گناہوں کو جلا کر ختم کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس ماہ مقدس کو ”رمضان“ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اس بات کی تصدیق حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ رَمَضَانَ لِأَنَّهُ يَرْمِضُ الذُّنُوبَ (غنیۃ الطالبین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رمضان کا نام ”رمضان“ محض اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں۔

### لفظ لفظ حقیقت:

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس طرح یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد گرامی کو زیادہ محبوب تھے۔ اسی

طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک خدائے لم یزل کو زیادہ محبوب ہے۔ جس طرح اللہ ربُّ العزت نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے صدقے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی اسی طرح اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی برکت سے باقی گیارہ مہینوں کی خطائیں معاف فرمائے گا۔  
(بستان الواعظین)

### حرف حرف خوشبو:

لفظ ”رمضان“ کے لفظی خول اتار کر دیکھیں تو اس کے اندر حقائق و معارف کا خزانہ نظر آتا ہے۔

شہباز لامکانی حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”رمضان“ پانچ حروف سے بنا ہے۔

۱۔ پہلا حرف ”ر“ رضوانِ خدا سے

۲۔ دوسرا حرف ”م“ محاباةِ خدا سے

۳۔ تیسرا حرف ”ض“ ضمانِ خدا سے

۴۔ چوتھا حرف ”ا“ الفتِ خدا سے

۵۔ اور پانچواں حرف ”ن“ نورِ خدا سے عبارت ہے۔

اگر لفظ رمضان کے ہر حرف کے کینوس کو ذرا اور وسیع کر لیں تو مسلمان کی جیتی جاگتی کامیاب و کامران زندگی کا نقشہ اور بھی نکھر جاتا ہے۔ لفظ رمضان کے ”ر“ سے مراد وہ ریاضت ہے جو روزہ دار صبح سے شام تک بھوک اور پیاس کی صورت میں برداشت کرتا ہے۔

”م“ انسان کو خدا اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے آشنا کرتا ہے۔

جب لفظ رمضان کی ”ر“ سے ریاضتِ شاقہ میں ”م“ محبتِ الہیہ اور محبتِ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی چاشنی پیدا کرتا ہے تو پھر حرف ”ض“ عبادتِ خداوندی میں استقامت کی

ضمانت دیتا ہے اور جب بندہ مومن کو ضمانتِ استقامت نصیب ہو جاتی ہے تو ”ا“ اس کے ایمان و اعتقاد کو پختہ کر دیتا ہے۔ پھر جب ”ا“ سے ایمان و اعتقاد میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے تو لفظ رمضان کا حرفِ آخر ”ن“ اعلان کرتا ہے کہ اس کے لیے نجات ہی نجات ہے۔

## روزے کی تعریف

روزہ عربی زبان کا لفظ ہے جسے لغت عربی میں صوم کہا جاتا ہے۔ صوم کا لغوی معنی ہے رُک جانا، اور فقہ کی مشہور کتاب الہدایۃ میں اس کے شرعی معنی ہیں:

الصَّوْمُ هُوَ الْإِمْسَاكُ عَنِ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالْجِمَاعِ نَهَارًا مَعَ النِّيَّةِ فِي الشَّرْعِ

یعنی صوم کا شرعی معنی ہے صدق و دل سے نیت کے ساتھ سارا دن کھانے پینے اور جماع سے رُک کے رہنا۔ (ہدایہ)

روزے کے لغوی اور شرعی معنی کی روشنی میں پتہ یہ چلا کہ روزہ طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے، جماع سے رُک کے رہنے (اور ہر اس عمل سے دور رہنے جس سے شریعتِ مطہرہ نے منع کیا ہو) کا نام ہے۔

## فضائلِ رمضان

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظْلَكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ - شَهْرٌ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ كَانَ كَنْنٌ كَنْنٌ فَرِيضَةً فِي مَا سِوَاهُ وَمَنْ آدَى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَنْنٌ آدَى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرٌ

الْمُؤَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِبًا كَانَ مَغْفِرَةً  
لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقِصَ  
مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ  
فَطَرَ صَائِبًا عَلَى تَدْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَدَقَّةِ لَبَنٍ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ  
أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَبْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ  
اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثَرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصَلْتَيْنِ  
تُرْضَوْنَ بِهِمَا رَبُّكُمْ وَخَصَلْتَيْنِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَأَمَّا الْخَصَلَتَانِ  
الَّتَانِ تُرْضَوْنَ بِهِمَا رَبُّكُمْ فَشَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَأَمَّا  
الْخَصَلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْئَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوذُونَ بِهِ  
مِنَ النَّارِ وَمَنْ سَقَى صَائِبًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةٍ لَا يَطْبَأُ حَتَّى  
يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

(مشکوٰۃ شریف)

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخر تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شبِ قدر) جو ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض کو ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض ادا کرے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے



ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ سی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام (و خادم) کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

## خطاب نبوی ﷺ اور دس خصوصی انعامات

### ۱۔ شعبان کے آخری دن حضور کا خطاب:

روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شعبان کے آخری دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب فرما کر ماہ رمضان کے اہم اہم فضائل بیان فرمائے۔ اس ماہ مبارک میں پوری قوت سے نیکی کے حصول کی دوڑ میں شامل ہونے کی تحریص دلائی تاکہ لوگ ماہ مقدس کی فضیلت و اہمیت سے خوب آگاہ ہو جائیں اور اس کا ایک لمحہ بھی غفلت میں نہ گزاریں۔ حق بھی یہی ہے کہ اس مبارک مہینے کی ہر ہر گھڑی سے فائدہ اٹھایا جائے اور کوئی ساعت ضائع نہ کی جائے کیونکہ یہ فی الحقیقت نیکیوں کی

بہار بلکہ برسات کا مہینہ ہے اس کی برکت اور عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔

## ۲۔ شب قدر کی فضیلت:

شب قدر امت محمدیہ کو عطا کی جانے والی اہم ترین اور افضل ترین راتوں میں سے ایک ہے۔ قرآن میں اس کا درجہ ہزار مہینوں سے زیادہ بتایا گیا ہے یعنی اس کی ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت پر بھاری ہے۔ اس میں عزت و عظمت والے فرشتے کثرت سے زمین پر اترتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ شب قدر اللہ تعالیٰ نے صرف میری امت کو عطا فرمائی پہلی امتوں کو نہیں ملی۔

## ۳۔ ماہ رمضان کے دنوں میں روزہ فرض

اور راتوں میں قیام (تراویح) سنت ہے:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح دن کا روزہ رب تعالیٰ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اسی طرح رات کے قیام کو تطوع یعنی سنت بھی اللہ تعالیٰ نے خود بنایا ہے جس کو عمل میں لا کر اور اپنے بہت سے فرامین میں تلقین فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مؤکد فرمایا ہے۔ آج بعض لوگ جو تراویح کی بیس (۲۰) رکعتوں سے مختلف حیلوں بہانوں اور غلط تاویلوں کے ذریعے مکمل جان چھڑانا چاہتے ہیں یا بیس رکعتوں کو بوجھ بنا کر چند رکعتوں پر اکتفا کرنا چاہتے ہیں انہیں خبردار ہو جانا چاہیے کہ تراویح اللہ تعالیٰ کا فرمان اور حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ خلفاء راشدین اور جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس پر عمل رہا ہے اور کسی سے انکار مروی نہیں۔ تمام ائمہ کا اس کے سنت ہونے پر اتفاق ہے اور سوائے روافض (شیعہ) کے مسلمانوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا..... امام الحدیث ابن ابی شیبہ حضرت شاہ

عبداللہؑ نے ”ما ثبت بالنسہ“ میں تصریح فرمائی ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ تراویح چھوڑ دیں تو امام (خلیفہ وقت) تراویح ترک کرنے پر ان سے مقاتلہ کرے۔

## ۴۔ ماہِ رمضان میں نفل فرض کی طرح

اور فرض ستر فرضوں کی طرح شمار ہوتا ہے:

ماہِ رمضان المبارک میں نیکی پر اجر و ثواب کا یہ عالم ہے کہ جس نے اس میں نفل ادا کیا وہ اجر و ثواب میں فرض کی طرح ہے اور فرض کی ادائیگی سے ستر فرضوں کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے۔ یہ عطاء و عنایت کی ایسی بارش ہے جو ہماری گنتی اور شمار کی حدوں سے باہر ہے۔ اللہ رب العزت نے رمضان المبارک کے پاک مہینے کی صورت میں ہمیں عطا و سخاء کا بحر بے کنار عنایت فرما دیا ہے۔ اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم کتنا حاصل کرتے ہیں اور کتنا کھوتے ہیں۔

## ۵۔ ماہِ صبر:

رمضان المبارک کو صبر کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ صبر کی جزا جنت ہے۔ صبر مصیبت، پریشانی اور آزمائش میں راہِ حق پر ثابت قدم رہنے کو کہتے ہیں راہِ حق میں آنے والی ہر قسم کی تکلیفوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا اور زبان پر شکوہ شکایت نہ لانا صبر کہلاتا ہے۔ صبر کرنے والوں کو قرآن پاک میں بشارت دی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوات (خصوصی رحمتیں) نازل ہوتی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ رمضان میں بندہ دن کے روزوں اور راتوں کے قیام کے ذریعے مقامِ صبر تک پہنچ جاتا ہے۔ جس کا صلہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی صورت میں ملتا ہے۔

## ۶۔ ماہِ مواسات:

یہ مہینہ مواسات یعنی غمخواری کا مہینہ ہے۔ غرباء و مساکین کے ساتھ مدارات کا مہینہ ہے۔ غریبوں اور مسکینوں پر خرچ کرنے کا مہینہ ہے رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں میں ہمیں خاص طور پر ان لوگوں کو ضرور یاد رکھنا چاہیے جو اسلام کی سر بلندی کے لئے اپنے سروں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں مجاہدین خصوصاً کشمیر، فلسطین اور افغانستان کے محاذوں پر خون بہانے والے سرفروش سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم انہیں اپنی رمضان کی خوشیوں میں یاد رکھیں اور دل کھول کر ان کی امداد کریں۔ اللہ رب العزت کے ہاں ہمدردی، غمخواری اور مواسات کی فضیلت کتنی زیادہ ہے اس کا اندازہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان سے لگائیے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میری امت میں ہر وقت پانچ سو برگزیدہ بندے اور چالیس ابدال رہتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان میں سے مر جاتا ہے فوراً دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ان لوگوں کے خصوصی اعمال کیا ہیں؟ (جن کی وجہ سے یہ مقام نصیب ہوا) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ظلم کرنے والوں سے درگزر کرتے ہیں اور بُرائی کا معاملہ کرنے والوں سے بھی احسان کا برتاؤ کرتے ہیں اور اللہ کے عطاء کئے ہوئے رزق سے لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کا برتاؤ کرتے ہیں۔

## ۷۔ افطاری کا اہتمام:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے افطاری کروانے کی فضیلت بیان فرمائی ہے جو افطاری کروانے کا اہتمام کرتا ہے اس کے لئے گناہوں کی معافی، آگ سے رہائی اور روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ملنے کی بشارت ہے اور کرم ہالائے کرم یہ کہ فرمایا کہ یہ سب اس کے لئے بھی ہے جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ لسی پر افطاری کرواتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رمضان میں حلال کمائی سے

روزہ افطار کرائے، فرشتے رمضان کی راتوں میں اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور (نشانی یہ ہے کہ) جس نے جبرائیل علیہ السلام مصافحہ کریں اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

## ۸۔ ماہِ رمضان کے مختلف عشروں کی خصوصیات:

ارشاد فرمایا کہ اس کا پہلا عشرہ رحمت ہے، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم کی آگ سے رہائی کا عشرہ ہے گویا جس شخص نے رمضان کا مہینہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کی رضا کی خاطر روزے رکھتے ہوئے گزارا، اس کی راتوں میں قیام بھی کیا ہر قسم کے گناہوں سے بچتا رہا اور کسی فرض کی ادائیگی میں کوتاہی بھی نہ کی تو وہ یقینی طور پر جہنم کی آگ سے رہا کر دیا جائے گا اور جنت کا مستحق بن جائے گا اب یہ اس پر ہے کہ آئندہ زندگی پر ہیزگاری سے گزار کر اپنے اس استحقاق کو قائم رکھے گا یا گناہ کر کے خود کو پھر جہنم کا ایندھن بنا لے۔

## ۹۔ روزہ دار ملازموں پر تخفیف کا انعام:

ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنے روزہ دار غلام کے لئے اس ماہ میں کام کا بوجھ ہلکا کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ آج کل غلام تو نہیں ہوتے البتہ ہم اپنے ملازمین پر سے کام کا بوجھ ہلکا کر کے اس انعام اور سعادت کے مستحق بن سکتے ہیں۔

## ۱۰۔ رمضان کے خصوصی اعمال:

ماہِ رمضان میں درج ذیل چار چیزوں کی کثرت کے لئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

۱۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ ۲۔ استغفار

۳۔ جنت کی طلب کی دعا ۴۔ جہنم سے بچاؤ کی دعا

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کو افضل الذکر قرار دیا گیا ہے۔ احادیث مبارکہ میں یہ بار

بار مذکور ہے فرمایا گیا ہے کہ زمین و آسمان اور ان میں پائی جانے والی تمام مخلوقات اگر ایک پلڑے میں ہوں اور دوسرے میں کلمہ طیبہ ہو تو کلمہ شریف والا پلڑہ بھاری ہوگا استغفار کی کثرت بھی ایک بہت ہی افضل عمل ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو کثرت سے استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر تنگی میں اس کے لئے راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے خلاصی عطا فرماتا ہے اور ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ انسان گناہ گار تو ہوتا ہے مگر بہترین گناہگار وہ ہے جو توبہ کرتا رہے..... اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

### جنت میں روزہ داروں کے لئے خصوصی دروازہ:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ آيِنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ  
أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا خَلُّوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ (مسلم و بخاری)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے ”باب الریان“ کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس دروازہ سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس دن پکارا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار؟ روزہ دار اس بلاوے پہ چل پڑیں گے (اور پھر اس دروازے ”باب الریان“ سے جنت میں داخل ہوں گے) ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازہ سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ اس دروازہ سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس میں کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا۔

### رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر:

حضرت عطار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا

کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں چلتی؟

عورت نے عرض کیا:

لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِجَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِيهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِجٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِجًا نَنْفَعُ عَلَيْهِ

ہمارے پاس صرف دو اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا دونوں حج کے لیے گئے ہیں اب ایک اونٹ گھر میں ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَاعْتَدِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔ (رواہ مسلم)

**قیامت کے دن روزہ دار کا شمار صدیقین اور شہداء کے ساتھ:**

حضرت عمر بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں۔

وَصِيتُ رَمَضَانَ وَقُتُّهُ

اور رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور قیام رمضان کروں

فَيَتَنَ أَنَا؟

تو میرا شمار کن لوگوں میں سے ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

صدیقین اور شہداء میں سے۔



روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے بھی زیادہ معطر ہے:

وَالَّذِي نَفْسٌ مُّحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے پاکیزہ ہے۔ (رواہ مسلم و بخاری)

روزے داروں کے دہن کی بو ہے خالق کو پسند

مشک و عنبر کیا ہے پیش نگہتِ ماہِ صیام

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ (مشکوٰۃ الصالح)

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے

رب سے ملاقات کے وقت۔

گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ

سے سنا۔

آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ماہِ رمضان کا روزہ رکھا، اس کی حدوں کو پہچانا اور حفاظت کی اس چیز کی کہ لائق ہے اس کے لیے حفاظت کرنی (یعنی حالتِ روزہ میں جن باتوں سے بچنا چاہیے ان سے بچا تو یہ ماہِ رمضان کا روزہ) اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ (مسند احمد)

روزے کا حق ادا کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے تم پر فرض کیے ہیں اور میں نے



تمہارے لیے اس (کی راتوں کا) قیام سنت قرار دیا ہے۔ پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے ماہِ رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور اس کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو

خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ أُمُّهُ

وہ گناہوں سے نکل جاتا ہے اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔

(مسند احمد)

یعنی جس طرح پیدائش کے دن ہر شخص گناہوں سے پاک پیدا کیا جاتا ہے ایسے ہی ماہِ رمضان کا روزہ ایمان و احتساب کے ساتھ رکھنے والا اور راتوں کو قیام کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

### رمضان کی پہلی رات اور منادی کی پکار:

رسول مکرم نبی محتشم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے:

صَفِدَتِ الشَّيْطَانُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ

تو شیاطین اور سرکش جنات قید کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر

دیئے جاتے ہیں۔

فَلَمْ يَفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ

اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا

وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُخْلَقْ مِنْهَا بَابٌ

اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند

نہیں کیا جاتا۔

وَبُنَادِيٍّ مُنَادِيٍّ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ

اے بھلائی کے چاہنے والے نیکی کی طرف آ

بارگاہِ خداوندی میں سر بسجود ہو جا، یاد الہی میں آنسو بہا، رو رو کر اپنے گناہوں کی

معافی مانگ، دل میں خوفِ خدا اور محبتِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع فروزاں کر۔

(مشکوٰۃ، ترمذی و ابن ماجہ)

وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ

اور اے بُرائی کے چاہنے والے بُرائی سے رُک جا، اے نافرمانیِ خدا میں زندگی بسر کرنے والے رُک جا، اے جھوٹ بولنے والے، اے غیبت کرنے والے، اے مسکینوں پر ظلم و ستم کرنے والے، اے مکاری اور عیاری کا لبادہ اوڑھ کر دوسروں کو پریشان کرنے والے، اے ابانت میں خیانت کرنے والے، اے ملاوٹ کرنے والے، اے والدین کی نافرمانی کرنے والے رُک جا۔ ساری رات یوں ہی منادی ہوتی رہتی ہے۔

روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔  
روزہ کہے گا:

أَيُّ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ

اے میرے رب میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روک رکھا۔ لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔  
اور قرآن کہے گا:

مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ

اے میرے رب میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لیے) سونے سے روک رکھا۔ لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ (مشکوٰۃ شریف)

شفاعتِ حق سے روزہ خود کرے گا روزہ داروں کی

واہ! کیا صائم پہ رب کا انعام آیا

## ماہِ رمضان کی خاطر جنت کا بناؤ سنگھار:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہِ رمضان کے استقبال کی خاطر پورا سال جنت کو سجایا جاتا ہے اور جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے درختوں کے پتوں سے ہوا چلتی ہوئی جب حور عین پر پہنچتی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ:

يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقْرُبُهُمْ اَعْيُنُنَا وَ تَقْرُ اَعْيُنُهُمْ بِنَا  
اے رب! اپنے خاص (عبادت گزار) بندوں میں سے ہمارے خاوندوں کو  
مقرر فرما۔ جن سے ہم آرام و سکون حاصل کریں اور وہ ہمارے ساتھ کیف و سرور  
میں رہیں۔

## روزہ اور امت مسلمہ کی پانچ امتیازی خصوصیات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو  
رمضان شریف کے بارے میں پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو ان سے پہلے کسی  
امت کو نہیں دی گئیں۔

۱۔ روزے دار کے منہ کی خوشبو مشک وغیرہ سے زیادہ خوشبودار:

خُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْبِسْكِ

روزہ دار کے منہ کی بو (جو حالتِ روزہ میں خالی پیٹ رہنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۔ مچھلیوں کا دعائے مغفرت کرنا:

وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحَيْتَانُ حَتَّى يُفْطِرُوْا

روزہ داروں کے لیے دریا کی مچھلیاں (خشکی کی مخلوقات بدرجہ اولیٰ شامل ہیں)

مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کر لیں۔

۳۔ ہر روز جنت کا سجایا جانا:

وَيُزَيِّنُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ ثُمَّ يَقُولُ يُوشِكُ عِبَادِي  
الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمْ الْمُوْنَةَ وَيَصِيرُوا إِلَيْكَ

اور اللہ تعالیٰ ہر روز ان کے لیے جنت کو آراستہ فرماتا ہے پھر ارشاد فرماتا ہے  
کہ قریب ہے کہ میرے بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری  
طرف آئیں۔

۴۔ سرکش شیاطین کا قید کیا جانا:

وَتُصَفَّدُ فِيهِ مَرَدَّةُ الشَّيَاطِينِ فَلَا يَخْلُصُوا فِيهِ إِلَى مَا كَانُوا  
يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهِ

اس ماہ مقدس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ جن برائیوں کی  
طرف اس مبارک ماہ کے علاوہ پہنچ سکتے ہیں اس میں نہیں پہنچ پاتے۔  
۵۔ گناہوں کی بخشش:

وَيُغْفِرُ لَهُمْ فِي الْآخِرِ لَيْلَةَ قَيْلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا  
وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ

(اور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ) رمضان کی آخری رات میں  
روزے داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ یا رسول  
اللہ ﷺ کیا وہ رات شبِ قدر ہے۔ فرمایا نہیں (بلکہ دستور یہ ہے) کہ مزدور جب  
کام ختم کرتا ہے تو اسے مزدوری دی جاتی ہے۔  
(الترغیب)

## مغفرت ڈھونڈ رہی ہے گناہگاروں کو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کا روزہ ایمان کے ساتھ ثواب کی  
نیت سے رکھے گا تو

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

روزہ اور قبولیت دعا:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے ہر دن اور ہر رات

اللہ تعالیٰ کے ہاں سے جہنم کے قیدی آزاد کیے جاتے ہیں۔

وَأَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ  
اور مسلمان کی ہر دن اور ہر رات میں ایک دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث پاک جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ

تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔

۱۔ الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ      ایک روزہ دار کی افطار کے وقت

۲۔ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ      دوسرے عادل بادشاہ کی

۳۔ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَ يَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ

وَ يَقُولُ الرَّبُّ وَ عِزَّتِي لَا نُنْصِرُكَ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ

اور تیسرے مظلوم کی جس کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے

دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری مدد ضرور

کروں گا گو (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔ (الترغیب)

دعاء کی قبولیت کے بارے میں وضاحت:

بہت ساری روایات سے ماہ رمضان میں کی ہوئی دعا کا خصوصیت سے قبول ہونا

معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ کسی غرض سے دعا کرتے ہیں۔ مگر وہ کام نہیں ہوتا تو

اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ دعا کے قبول ہونے کے

معنی سمجھنے چاہئیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان دعا کرتا ہے۔ بشرطیکہ کسی بُرے کام کی دعا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور ملتی ہے۔ یا خود وہی چیز ملتی ہے جس کی دعا کی ہو یا اس کے بدلے میں کوئی بُرائی یا مصیبت اس سے ہٹا دی جاتی ہے یا آخرت میں اسی قدر ثواب اس کے حصہ میں رکھ دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ ہے رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندہ کو بلا کر ارشاد فرمائیں گے کہ اے میرے بندے میں نے تجھے دعا کرنے کا حکم دیا تھا اور اس کے قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ کیا تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی وہ عرض کرے گا جی باری تعالیٰ دعا مانگی تھی تو باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ تو نے کوئی دعا ایسی نہیں مانگی جس کو میں نے قبول نہ کیا ہو۔ تو نے فلاں دعا مانگی تھی کہ فلاں تکلیف ہٹا دی جائے میں نے اس کو دنیا میں پورا کر دیا تھا اور تو نے فلاں پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا مانگی تھی مگر اس کا اثر تجھے کچھ معلوم نہیں ہوا۔ میں نے اس کے بدلے فلاں اجر و ثواب تیرے لیے مقرر کیا۔

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دنیا میں کی ہوئی ہر دعا بندے کو یاد کرائی جائے گی اور اس دعا کے دنیا میں پورا ہونے یا آخرت میں اس کے اجر و ثواب کے ملنے کے بارے میں بتایا جائے گا۔ اس اجر و ثواب کی کثرت کو دیکھ کر وہ بندہ تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا پوری نہ ہوئی ہوتی اور آج مجھے یہ عظیم اجر و ثواب ملتا۔

دعا کی قبولیت میں تاخیر کا ایک سبب:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی بندہ مومن دعا کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں اے اللہ! تیرا بندہ تجھ سے کچھ مانگتا ہے حکم ہوتا ہے۔ ٹھہرو ابھی نہ دو تا کہ پھر مانگے کہ مجھے اس

کی آواز پسند ہے اور جب کوئی کافر یا فاسق دعا کرتا ہے تو اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ اس کا کام جلدی کر دو تا کہ پھر نہ مانگے کہ مجھے اس کی آواز مکروہ (یعنی ناپسند) ہے۔

(بیہقی)

حکایت:

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احسن الوعاء میں حقایق نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے عرض کیا یا الہی میں اکثر دعا کرتا ہوں لیکن تو قبول نہیں فرماتا۔

حکم ہوا اے یحییٰ مجھے تیری آواز بڑی پسند ہے اس لیے تیری دعا کی قبولیت میں تاخیر کرتا ہوں۔

(احسن الوعاء)

کرم بالائے کرم:

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ تو نے جو عظمت و شان مجھے عطا فرمائی ہے میرے علاوہ تو کسی کو نہیں دی کیونکہ مجھے تیرے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بے شک یہ درست ہے لیکن سب سے آخر میں میرا محبوب آئے گا اور اس کی امت کی شان یہ ہوگی کہ:

وَ اَنَا اَكُونُ اقْرَبُ اِلَيْهِمْ مِنْكَ

میں تجھ سے بھی زیادہ ان کے قریب ہوں گا۔

موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں یا اللہ وہ کیسے فرمایا اے پیارے کلیم میں تجھ سے کلام کرتا ہوں تو میرے اور تیرے درمیان ستر ہزار پردے حائل ہوتے ہیں پس جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت روزہ رکھے گی، سارا دن وہ بھوک اور پیاس سے کاٹیں گے اور ان کے رنگ پیلے پڑ جائیں گے۔ مگر جب افطار کا وقت ہوگا۔

ارْفَعُ تِلْكَ الْعُجْبَ وَقْتَ الْاَفْطَارِ

تو میں افطاری کے وقت ان تمام پردوں کو اٹھا لوں گا۔

(ذرة الناصحین)

روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزادوں گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے ہر عمل کا صلہ (دس گنا سے سات سو گنا تک) ہے۔ مگر روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزادوں گا۔ (بخاری و مشکوٰۃ شریف)

فَانَّهُ لِيْ وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهِ كَمَا مَفْهُوم:

علامہ ابن عیینہ رحمہ اللہ فَاِنَّهُ لِيْ وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهِ (روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزادوں گا) کا مفہوم بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک روزہ دار بارگاہِ احکم الحاکمین میں حاضر ہوگا اس نے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ لوگ آئیں گے اپنا حق طلب کریں گے تو لوگوں کو اس کی عبادت سے حق دیا جائے گا۔ کوئی نماز لے جائے گا کوئی حج، کوئی عمرہ، کوئی صدقہ و خیرات۔ یہاں تک کہ اس کے پاس فقط روزہ رہ جائے گا مگر وہ لوگ جن کے حقوق اس کے ذمے ابھی باقی ہوں گے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اس روزے دار کی تمام عبادات اس کے کھاتے سے حق داروں کے حقوق پورے کرنے کے لیے دے دی گئی ہیں مگر روزہ کسی کو نہ دیا جائے کیونکہ یہ صرف میرے لیے ہے اور وہ لوگ جن کے حقوق ادا کرنے ابھی اس روزے دار کے ذمے باقی ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے حقوق اپنی عنایت اور کرم سے پورے فرمادے گا اور اس روزہ دار کو روزہ کے بدلے جنت عطا کرے گا۔

محنت کم اجرت زیادہ سبحان اللہ  
کیا یہ فضل خدا ہوا ہے یہ سب احسان محمد ﷺ



## روزہ کا اجر، دیدارِ مالکِ شجر و حجر:

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:  
روزے کی جزا میری ملاقات ہے۔

انظُرْ إِلَيْهِ وَ يَنْظُرْ إِلَيْكَ

کہ میں روزے دار کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھے گا

وَيُكَلِّمُنِي وَأُكَلِّمُهُ بِلَا رَسُولٍ

اور روزے دار مجھ سے کلام کرے گا اور میں اس سے کلام کروں گا بغیر کسی قاصد کے۔

(درۃ الناصحین)

جس کو خود اللہ مل جائے اسے اور کیا چاہیے

جانتے ہیں صائم کیا ہے قیمتِ ماہِ صیام

## رحمت کی برسات:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہو تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رمضان کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جو کوئی بندہ ماہِ رمضان کی رات خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے بدلے اس کے لیے پندرہ سونکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں سرخ یا قوت سے گھر بنایا جاتا ہے۔

اُس کے ساٹھ دروازے ہیں اور ہر دروازے کے ساتھ ایک سونے کا محل ہے جسے سرخ یا قوت سے آراستہ کیا گیا ہے۔

فَإِذَا صِيَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ إِلَى  
مِثْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

پس جب بندہ مومن ماہِ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف

کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی مثل رمضان کے ہر دن کا ثواب دیا جاتا ہے۔

وَاسْتَغْفَرَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ إِلَى أَنْ تَوَارَى بِالْحِجَابِ

اور اس کے لیے ہر دن ستر (۷۰) ہزار فرشتے صبح کی نماز سے سورج غروب ہونے تک استغفار کرتے ہیں۔

وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ سَجْدَةٍ يَسْجُدُهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِيلٍ أَوْ نَهَارٍ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّكْبُ فِي ظِلِّهَا خَسَنَ مِائَةِ عَامٍ

اور اس آدمی کے لیے ہر اس سجدے کے بدلے جو وہ ماہ رمضان کے دنوں میں یا راتوں میں کرتا ہے ایک درخت لگا دیا جاتا ہے جس کے سائے میں چلنے والے سوار کی مسافت پانچ سو سال کی راہ ہے۔ (الترغیب والترہیب)

روزہ رکھنے والا جنتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر۔

وَتَصُومُ رَمَضَانَ اور رمضان المبارک کے روزے رکھ  
اس نے کہا اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کروں گا۔ (یعنی ایسا ہی کروں گا۔) جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا  
جس کسی نے جنتی آدمی دیکھنا ہو وہ اسے دیکھ لے۔ (بخاری شریف)

## کرم آج بالائے بام آ گیا ہے:

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کی آمد پر ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ اللہ رب العزت اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں، دعا کو قبول کرتے ہیں۔

يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى تَنَافُسِكُمْ فِيهِ وَ يَبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَأُرْوَالَهُ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں پس اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ۔ بد نصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔

(الترغیب والترہیب)

## پل پل جو دو کرم کی بارشیں:

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بندہ مومن ماہ رمضان میں سحری کے لیے بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ اٹھ خدا تجھ پر رحم کرے۔ پس جب وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو اس کا بستر اسکے لیے دعا کرتا ہے اے اللہ اس کو جنت کے مبارک بستر عطا فرما، جب وہ کپڑے پہنتا ہے تو وہ اس کے لیے دعا کرتے ہیں اے اللہ اس کو جنت کے جوڑے عطا فرما، جب وہ جوتا پہنتا ہے تو وہ جوتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ تَبَّتْ قَدَمَاهُ عَلَي الصِّرَاطِ اے اللہ پل صراط پر اسے ثابت قدم رکھنا۔

جب وہ کھانے پینے کے لیے برتن لیتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے اے اللہ اسے جنت کے آنخورے عطا فرما، جب وضو کرتا ہے تو پانی اس کے لیے دعا کرتا ہے:

۱۔ تنافس جذبہ مسابقت کو کہتے ہیں یعنی کسی دوسرے کی حرص میں بڑھ چڑھ کر کام کرنا۔

اے اللہ اس بندے کو گناہوں سے پاک کر دے اور جس وقت وہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو بیت اللہ اس کے لیے دعا کرتا ہے:

اللَّهُمَّ وَسِّعْ قَبْرَهُ وَنَوِّرْ حَضْرَتَهُ وَزِدْ رَحْمَتَهُ

اے اللہ اس کی قبر کو وسیع کر دے اور اس کی قبر کو منور کر دے اور اپنی رحمت اس پر زیادہ کر دے۔

ربِّ لم یزل ارشاد فرماتا ہے:

بندۃ مومن کے لیے کی ہوئی ان تمام دعاؤں کو ہم نے قبول کر لیا ہے۔ (درۃ الناصحین)

### مبارک خواب:

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات نیند نے مجھ پر غلبہ کیا۔ پس میں نے جنت کو دیکھا کہ گویا..... ایک ایسی نہر ہے جو کہ موتی اور یاقوت سے بنی ہے۔ میں اس کے قریب بیٹھا ہوا ہوں، میں نے جنت کی حوروں کو دیکھا کہ سورج کی طرح ان کے چہرے چمک رہے تھے۔

میں نے پڑھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

تو انہوں نے بھی یہ ذکر کیا اور کہنے لگیں:

ہم رمضان شریف میں حمد کرنے والوں، اور رکوع کرنے والوں کے لیے ہیں۔

(درۃ الناصحین)

### ماہِ رمضان کی تعظیم بخشش کا سبب:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان المبارک کا چاند نکلتا ہے تو اللہ رب العزت حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ حورانِ بہشت کو زینت کا حکم دو اور اعلان کر دو کہ

اے آسمان والو اور اے زمین والو خبردار ہو جاؤ یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے جو

(انیس الواعظین)

شخص بھی اس کی تعظیم کرے گا، بخشا جائے گا۔

### حکایت:

ایک شخص جس کا نام محمد تھا، پورا سال وہ نماز نہ پڑھتا لیکن جب ماہ رمضان آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا، تسبیح و تہلیل اور ذکر و اذکار میں مشغول ہو جاتا اور خشوع و خضوع کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا نیز گزری ہوئی قضاء نمازیں بھی پڑھتا۔

لوگوں نے اس سے پوچھا تو ایسا کیوں کرتا ہے؟

اس نے کہا یہ مہینہ رحمت و برکت اور مغفرت کا ہے شاید اللہ تعالیٰ مجھے میرے اسی عمل کے صدقے بخش دے۔

جب اس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا:

مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ کہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟

اس نے کہا کہ اللہ رب العزت نے مجھے رمضان شریف کی تعظیم کی وجہ سے بخش

(درة الناصحین)

دیا ہے۔

### روزہ دار کو پانی پلانے والا گناہوں سے بری:

علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب انیس الواعظین میں لکھتے ہیں کہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ماہ رمضان میں روزے دار کو پانی

پلائے گا (حالتِ روزہ کے علاوہ) تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہو جائے

گا کہ جیسے ابھی ماہ کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم گھر پر ہے یا سفر میں یا اس جگہ جہاں پانی نہ ملتا ہو تو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ حکم عام ہے اگرچہ کوئی فرات کے کنارے پر بھی

(انیس الواعظین)

پانی پلا دے۔

مسلمانوں پہ ہے تکریم لازم روزہ داروں کی  
پسند اللہ کو صائم کا اپنے احترام آیا

## آگ سے نجات:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا  
جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے گا اللہ رب العزت اسے آگ سے

ستر (۷۰) سال تک دور رکھے گا۔ (مرات، شرح مشکوٰۃ)

## غیر مسلم اور احترامِ رمضان:

شہر بصرہ میں ایک مجوسی (آتش پرست) رہتا تھا ایک مرتبہ رمضان شریف میں  
اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں کے بازار میں سر عام کھانا کھا رہا ہے۔ یہ  
دیکھ کر باپ نے اس لڑکے کے منہ پر طمانچہ مارا اور سخت ناراض ہوا اور کہا کہ تجھے  
رمضان المبارک کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شرم نہیں آتی  
لڑکا کہنے لگا ابا جی آپ بھی تو اس مہینے میں روزانہ کھانا کھاتے ہیں۔

باپ کہنے لگا یقیناً میں کھاتا ہوں مگر گھر میں بیٹھ کر کھاتا ہوں۔ لوگوں کے سامنے  
نہیں کھاتا تا کہ مسلمانوں کے روزے کی بے حرمتی نہ ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد اس شخص کا  
انتقال ہو گیا کسی نیک آدمی نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہا ہے  
پوچھا۔ تو تو مجوسی تھا جنت میں کیسے آ گیا؟ تو وہ کہنے لگا واقعی میں مجوسی تھا مگر جب  
موت کا وقت قریب آیا تو اللہ رب العزت احترامِ رمضان کی برکت سے ایمان کی  
دولت سے سرفراز فرمایا اور میں مسلمان ہو کر مرا اور ماہِ رمضان کے احترام کی وجہ سے  
اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت عطا کی۔ (نزہۃ المجالس)

## ایک دلچسپ حکایت:

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ روزہ کی مناسبت سے ایک دلچسپ حکایت نقل فرماتے ہیں:  
ذوقِ طبع کے لیے پیشِ خدمت ہے۔

ایک مرتبہ یہودی، عیسائی اور ایک مسلمان اکٹھے سفر کر رہے تھے، راستے میں ایک گاؤں میں انہوں نے قیام کیا رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ ایک شخص افطاری کے وقت ان کے لیے ایک بڑے تھال میں حلوہ لے کر آیا اور انہیں پیش کیا۔ مسلمان نماز میں مصروف تھا۔ یہودی اور عیسائی دونوں نے مشورہ کیا کہ یہ ہمارا ساتھی مسلمان روزے سے تھا اگر حلوہ اس وقت کھایا گیا تو یہ زیادہ کھا جائے گا۔ ہمارے حصہ میں کم آئے گا۔ لہذا کسی طریقے سے حلوہ کھانے کا پروگرام صبح رکھیں تاکہ یہ روزے سے ہو اور سارا حلوہ ہم کھالیں۔

چنانچہ وہ یہودی اور عیسائی اپنے مسلمان ساتھی سے کہنے لگے بھئی ہم بدبھضمی میں مبتلا ہیں اس وقت ہم حلوہ نہیں کھا سکتے ہمارا خیال ہے حلوہ محفوظ رکھیں اور صبح مل کر کھائیں۔ مسلمان نے کہا نہیں بھئی حلوہ تازہ تازہ ہی کھانا بہتر ہے۔ انہوں نے کہا ہم سمجھ گئے تیری نیت یہ ہے کہ تو روزے سے تھا اور تجھے بھوک بھی زیادہ ہے۔ اس لیے چاہتا ہے کہ میں اکیلا ہی سارا حلوہ کھا جاؤں۔

ہم تو ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے یہودی اور عیسائی کہنے لگے اچھا حلوہ کو اس وقت محفوظ رکھتے ہیں۔ صبح اٹھیں گے تو اس رات ہم تینوں نے جو خواب دیکھا ہوگا وہ ایک دوسرے کو سنائیں گے جس کا خواب سب سے اچھا ہوگا سارا حلوہ اسے دے دیا جائے گا۔

مسلمان نے تجویز منظور کر لی اور حلوہ ایک جگہ رکھ کر تینوں سو گئے۔

سحری کا وقت ہوا حسب معمول مسلمان سحری کے لیے اٹھا اور اطمینان سے سارا حلوہ کھایا اور پھر سو گیا۔

صبح تینوں بیدار ہوئے اور اپنا اپنا خواب سنانے لگے پہلے یہودی بولا کہنے لگا میرا خواب سنو۔

رات کو خواب میں میرے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے انہوں نے مجھے جگایا اور فرمایا اٹھ میرے ساتھ کوہ طور پر چل چنانچہ میں اپنے پیغمبر کے ساتھ کوہ طور پر چلا گیا اور وہاں عجیب و غریب نظارے دیکھے۔

عیسائی کہنے لگا اب میری باری ہے میرا خواب سنو:

رات کو خواب میں میرے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اٹھ میرے ساتھ آسمان پر چل۔ چنانچہ رات میں اپنے پیغمبر کے ساتھ آسمانوں کی سیر کرتا رہا۔ یہ عیسائی، یہودی سے کہنے لگا تم تو کوہ طور پر ہی تھے جو زمین پر ہے اور میں آسمان پر تھا لہذا میرا خواب تجھ سے اعلیٰ ہے۔

اب مسلمان کی باری آئی وہ کہنے لگا۔ غور سے سنئے:

سحری کا وقت ہوا تو میرے پیغمبر رسول اکرم ﷺ تشریف لائے۔ مجھے جگا کر فرمانے لگے اٹھ دیکھ ایک تیرا ساتھی کوہ طور پر اور دوسرا آسمان پر چلا گیا ہے تو اب اکیلا رہ گیا ہے۔ سحری کا وقت جا رہا ہے۔ اٹھو اور جلدی سے حلوہ کھا لو۔ لہذا میں اپنے پیغمبر کا حکم مانتے ہوئے سارا حلوہ کھا گیا۔

یہ سن کر عیسائی اور یہودی بڑے پریشان ہوئے اور کہنے لگے تو نے ہمیں کیوں نہیں بلایا؟

مسلمان نے کہا آوازیں تو میں نے بڑی دیں مگر ایک کوہ طور کے نظارے دیکھ رہا تھا اور دوسرا آسمانوں کی سیر کر رہا تھا بھلا اتنی دور آواز کیسے جاتی۔

آخر ان دونوں نے کہا بھائی خواب تو تمہارا ہی اچھا ہے۔ (حکایت منثوی)



## روزہ میں کوتاہی کرنے والوں کا بیان

روزہ رکھنے کی صورت میں اہل ایمان جہاں بے شمار انعام و اکرام کے مستحق قرار پائے ہیں۔ وہاں جاں بوجھ کر روزہ چھوڑنے یا روزے میں سستی کرنے کی صورت میں انہیں دردناک عذاب کی وعید بھی سنائی گئی ہے۔

**مسلمانو! ہلاکت سے بچو!**

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا منبر لاؤ ہم منبر لے آئے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین۔

جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فَقَالَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ  
فَلَمْ يُغْفَرَ لَهُ قُلْتُ امِيْن

بے شک اس وقت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے (جب میں نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے ماہ رمضان کو پایا اور پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا امین۔

فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ  
قُلْتُ امِيْن

پھر میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو جبریل امین علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس

کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا! میں  
 فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ  
 يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ امِين۔

جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے  
 سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے (اور وہ ان کی  
 خدمت کر کے) جنت حاصل نہ کر سکے۔ میں نے کہا آمین (الترغیب والترہیب)  
 مذکورہ حدیث پاک میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تین بددعائیں دیں اور  
 رسول اکرم ﷺ نے تینوں پر آمین فرمائی۔

اول تو جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بددعا ہی کیا کم تھی اور پھر نبی اکرم  
 ﷺ نے ہر دعا پر آمین فرما کر اس کی اہمیت کو ظاہر کر دیا۔  
 اللہ ہی اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا  
 فرمائے۔ آمین ثم آمین

روزہ کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 اسلام کی رسی اور دین کے ستون (زکوٰۃ اور حج کے علاوہ) تین چیزیں ہیں انہیں  
 پر اسلام کی بنیاد ہے۔

مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ وَحَلَالُ الدَّمِّ  
 جس شخص نے ان تینوں میں کسی ایک چیز کو بھی چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کی  
 جان کی حفاظت مسلمانوں پر نہیں رہی (وہ تین چیزیں یہ ہیں)

۱۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔  
 ۲۔ فرض نمازیں (۳) اور رمضان المبارک کے روزے (الترغیب والترہیب)  
 تارکِ روزہ عدوِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
جو شخص تین چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔

فَهُوَ وَلِيَّ حَقًّا      پس وہ میرا پکا دوست ہے۔

اور جو شخص ان تین چیزوں کو ضائع کرے

فَهُوَ عَدُوِّي حَقًّا      پس وہ میرا پکا دشمن ہے۔

(وہ تین چیزیں یہ ہیں)

(۱) نماز، (۲) روزہ (۳) جنابت (طبرانی)

### تاریک روزہ پر فرشتوں کا رونا:

اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا جس کا آدھا جسم ظلمت اور آدھا نور سے بنا ہے  
ایک فرشتہ پیدا کیا جس کا آدھا جسم برق اور آدھا آگ سے بنا ہے اور ایک فرشتہ پیدا  
کیا جس کا آدھا جسم ہوا اور آدھا مٹی سے بنا ہے۔ یہ سب فرشتے امتِ مصطفیٰ ﷺ  
کے گناہ گاروں (روزہ چھوڑنے والوں) پر روتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو منع فرماتا  
ہے کہ تم تو روتے ہو اور وہ فلاں فلاں گناہ کرتے ہیں۔

وہ عرض کرتے ہیں مولیٰ کریم تو نے ان کے لیے رمضان المبارک فرض نہیں کیا؟  
(یعنی ماہ رمضان کے روزے رکھ کر وہ مغفرت اور تیرا قرب حاصل کر سکتے ہیں)

تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم نے سچ کہا ہے بے شک ماہ رمضان میں ہر روز  
پانچ مرتبہ ان پر میری رحمت نازل ہوتی ہے۔  
(نزہت المجالس)

### روزوں کی نیت کا بیان:

نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو گویا  
اس نے اس کی نیت کر لی پھر اس کی عربی یا اردو عبارت بنا کر زبان سے اس کا ادا کرنا  
ضروری نہیں۔

بخاری شریف کی پہلی حدیث مبارک ہے:

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مِمَّا نَوَى

(رواه البخاری)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

### روزہ کی نیت کا وقت:

روزہ کی نیت سورج ڈھلنے یعنی غروب آفتاب سے لے کر دوسرے دن صبح نصف النہار تک ہے۔ نصف النہار سے مراد زوال کا وقت شروع ہونے سے ٹھیک ایک گھنٹہ پہلے تک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص لیٹ اٹھایا سحری کے وقت روزے کی نیت نہیں کر سکا تو اب اگر اس نے زوال سے ایک گھنٹہ پہلے تک اس روزے کے منافی کوئی کام نہ کیا ہو تو وہ روزے کی نیت کر سکتا ہے۔

### روزہ کی نیت کی دعا:

اوپر ہم ذکر کر چکے ہیں کہ نیت فقط دل کے ارادے کا نام ہے زباں سے کہنا شرط نہیں۔

ہاں اگر زبان سے بھی کہہ دیں تو بہتر ہے تاکہ زبان و دل میں موافقت رہے۔

ہمارے ہاں جو دعا بہت زیادہ مشہور ہے وہ یہ ہے۔

وَبَصَوْمٍ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

ترجمہ: میں نے رمضان المبارک کے کل کے روزے کی نیت کی۔

### ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ:

ہمارے ہاں اکثر لوگ اس وقت روزے کی نیت کے الفاظ کہتے ہیں جب صبح

سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور سائرن وغیرہ بج جاتے ہیں۔ اس وقت ہاتھ اٹھا کر

ان الفاظ کے ساتھ نیت کر رہے ہوتے ہیں۔

وَبَصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

حالانکہ اس دعا کا ترجمہ آپ دیکھ چکے ہیں کہ یہ آج کے روزے کی نیت کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ کل کے روزے کی نیت ہے اور روزہ آپ آج رکھ رہے ہیں۔ یہ بات آپ یاد رکھیں کہ ان الفاظ کے ساتھ آپ کا نیت کرنا اس وقت درست ہے جب آپ نے رات کے وقت نیت کی ہو اور مسائلِ رمضان میں رات سے مراد غروب آفتاب یعنی نمازِ مغرب سے لے کر صبحِ سحری کا وقت ختم ہونے تک ہے۔ اس کے بعد دن شروع ہو جاتا ہے۔

ہم نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے جو کسی وجہ سے سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے نیت نہیں کر سکتے وہ آٹھ نوبتیں نیت کر رہے ہوتے ہیں وَبَصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ (میں نے رمضان المبارک کے کل کے روزے کی نیت کی)

اس مسئلے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

سفیر اسلام مولانا الشاہ احمد نورانی کے والد محترم مبلغ اسلام مولانا شاہ عبد العظیم صدیقی نے اپنی کتاب ”احکام رمضان المبارک“ میں (روزہ رکھنے کی) دن اور رات کی علیحدہ علیحدہ دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔

رات میں نیت کرے تو یوں کہے:

نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ غَدًا لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ فَرَضِ رَمَضَانَ هَذَا۔  
یعنی میں نے نیت کی اللہ تعالیٰ کے لئے کہ اس رمضان کا فرض روزہ کل کو رکھوں گا۔  
دن میں نیت کرے تو یوں کہے:

نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ هَذَا الْيَوْمَ لِلَّهِ تَعَالَى فَرَضَ رَمَضَانَ

میں نے نیت کی اللہ تعالیٰ کے لئے کہ آج رمضان کا فرض رکھوں گا۔

مسئلہ: اگر رات میں روزے کی نیت کی۔ پھر پکا ارادہ کر لیا۔ کہ روزہ نہیں رکھوں گا وہ نیت جاتی رہی پھر اگر دوبارہ نئی نیت نہ کی اور دن بھر بھوکا، پیاسا اور روزے دار کی طرح رہا تو روزہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ: جب روزہ کی نیت کر لی تو اب سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد اس کو توڑ نہیں سکتے۔ اگر بلا عذر شرعی کچھ کھایا پیا تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

مسئلہ: روزہ رکھنے کے بعد صرف اتنی نیت کر لینے سے کہ ”میں روزہ توڑتا ہوں“ روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اسی طرح کھانے پینے کی نیت کر لینے سے یا جماع و مباشرت کی نیت کر لینے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک کہ یہ کام کرنے لیے جائیں۔

### سحری کا بیان:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَاتٌ (متفق علیہ)

سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

### اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَصَلُّ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّحْرِ۔

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کے چند لقمے ہیں۔

(مسلم و مشکوٰۃ شریف)

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) غروبِ آفتاب کے بعد روزہ افطار کرتے تھے اور

اس کے بعد پوری رات کچھ نہ کھاتے تھے۔ پھر غروبِ آفتاب کے بعد دوسرے دن روزہ افطار کرتے تھے۔

لیکن ہماری شریعت مطہرہ میں سحری مقرر کی گئی۔ اہل کتاب اور مسلمانوں کے

روزوں میں یہی فرق ہے۔

### سحری کی فضیلت:

ماہ رمضان کا چاند نظر آتے ہی بندہ مومن کے کھانے پینے اور سونے جاگنے کے

اوقات بدل جاتے ہیں۔ وقتِ سحر جو گہری نیند کا وقت ہوتا ہے بندہ خدا اس وقت اٹھ کر، آرام و راحت کی تمام لذتوں کو چھوڑ کر اپنے رب کو راضی کر رہا ہوتا ہے۔

جہاں ربِّ لم یزل بندہ مومن کی اس محبت اور مشقت کو دیکھ کر اس پر نزولِ رحمت فرماتے ہیں۔ وہاں رسول اکرم ﷺ نے بھی سحری جیسے مبارک کھانے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

### رحمت کا نزول:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى السَّحَرِينَ (التَّوْحِيدُ وَالتَّرْهِيْبُ)

کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

### مبارک کھانا:

رسول اکرم ﷺ جب کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ سحری کے کھانے کے لیے بلا تے تو ارشاد فرماتے آؤ برکت کا کھانا کھا لو۔ (کتب عامہ)

### برکت ہی برکت:

حضرت سیدنا عراباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ سحری کے لیے بلایا اور فرمایا آؤ مبارک ناشتہ کے لیے۔ (نسائی شریف)

### تاکید نبوی ﷺ:

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا کہ آپ ﷺ سحری خور و نوش فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سحری برکت کی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی

(نسائی شریف)

ہے۔ اس کو مت چھوڑنا۔

سحری کا وقت:

ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لیے۔

سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر، (الآیة البقرة ۱۸۷)

رسول اکرم ﷺ نے مذکورہ آیت کے حوالے سے ارشاد فرمایا کہ سفیدی اور

سیاہی کے ڈوروں سے مراد

سَوَادٌ لَّيْلٌ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

رات کی تاریکی اور دن کی روشنی ہے۔

صبح کے وقت ایک روشنی بلندی سے پستی کی طرف ظاہر ہوتی ہے پھر کچھ دیر بعد

غائب ہو جاتی ہے۔

اسے صبح کا ذب کہا جاتا ہے اور یہ رات کے وقت میں شامل ہے۔ پھر تھوڑی دیر

بعد ایک روشنی چاروں طرف سے رونما ہوتی ہے اسے صبح صادق کہا جاتا ہے۔

بس یہی روزے کے آغاز کا وقت ہے۔ اس سے پہلے پہلے ہر صورت میں سحری

کر لینی چاہیے۔

سحری میں تاخیر اخلاقِ نبوت میں سے ہے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

مِنْ أَخْلَاقِ النَّبَوَّةِ تَأْخِيرُ السُّحُورِ

سحری میں دیر کرنا اخلاقِ نبوت میں سے ہے۔

(یعنی یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے)



## افطاری کا بیان:

بندہ مومن صبح سے لے کر شام تک سارا دن بھوک و پیاس میں کاٹتا ہے، گزرنے والا ہر لمحہ ربِّ لم یزل کی یاد میں گزارتا ہے، اٹھنے والا ہر قدم شریعتِ مطہرہ کے مطابق رکھتا ہے، پورا دن نفس کو قابو میں رکھے ہوئے محنت و مشقت کرتا ہے۔

تو افطاری کے وقت اسے مژدہ جانفزا سنایا جاتا ہے، خوشخبری دی جاتی ہے، انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے۔ سبحان اللہ رسول اکرم، نبی محتشم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرِحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ (بخاری، مسلم، و مشکوٰۃ شریف)  
روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔

ایک خوشی افطاری کے وقت اور ایک خوشی اللہ کے دیدار کے وقت۔

## روزہ کب افطار کیا جائے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول معظم، نبی محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:  
إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَآدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ  
فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ (متفق علیہ)

جب رات آجائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

## روزہ جلد افطار کرنے کی اہمیت و فضیلت:

### اسلام کا غلبہ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ دین اسلام غالب رہے گا۔  
مَا عَجَّلَ النَّاسُ إِفْطَرَ لِيَهْوَدَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ۔  
یہاں تک کہ لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہودی اور نصرانی

افطاری میں دیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد شریف)

### بھلائی کی ضمانت:

حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہمیشہ لوگ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

(بخاری شریف)

### محبت خداوندی کا حصول:

سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت اپنے بندوں میں سے اس بندہ سے سب سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

### بوقت افطار دعا کی قبولیت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ دَعْوَةً مَا تُرَدُّ  
(سنن ابن ماجہ شریف)

بے شک افطار کے وقت روزہ دار کی دعا کو رد نہیں کیا جاتا۔ یعنی جو کچھ وہ مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے۔

### افطار میں جلدی کرنے سے مراد کیا ہے؟

پیچھے آپ نے احادیث پڑھیں جن میں نبی غیب داں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے افطاری میں جلدی کرنے کی اہمیت و فضیلت بیان فرمائی ہے۔

یاد رہے کہ افطار میں اس جلدی سے مراد یہ نہیں کہ وقت سے پہلے ہی روزہ افطار کر لیا جائے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے افطاری کا جو وقت مقرر کیا

ہے اس مقررہ اور مجوزہ وقت کے پورا ہوتے ہی روزہ افطار کر لیا جائے، تاخیر نہ کی جائے اور اگر کسی نے قبل از وقت روزہ افطار کر لیا تو دن بھر کی محنت و مشقت اور عبادت و ریاضیت ضائع ہو جائے گی۔

وقت سے پہلے روزہ افطار کرنے والوں کا انجام آقائے نامراد، مدنی تاجدار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا۔ خواب میں میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے بازوؤں سے پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے۔ اور کہنے لگے۔ آپ اس پر چڑھیں۔ میں نے کہا کہ میں اس پہاڑ پر نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔

ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُّعَلِّقِيْنَ بَعْرًا قِيْهِمْ مُّشَقَّةٌ اَشْدَّاهُمْ  
تَسِيْلُ اَشْدَّاهُمْ دَمَا قَالَ قُلْتُ (مَنْ هُوَ لَآءِ؟) قَالَ الَّذِيْنَ يَفْطُرُوْنَ قَبْلَ  
تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ۔

پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ کو چیرا دیا گیا ہے، جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا ”یہ کون لوگ ہیں“ انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔  
(الترغیب والترہیب)

دوسروں کو روزہ افطار کرانے کی عظمت و فضیلت:

دوزخ سے نجات کا سبب رسول مکرم، شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا

كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِّذُنُوبِهِ وَعِتَّقَ رَقَبَتَهُ مِنَ النَّارِ  
 تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ بن  
 جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

### گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی روزہ دار کو (بوقت افطار) پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس  
 طرح پاک و صاف کر دے گا جسے ابھی اسے اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔ (انیس الواعظین)  
 فرشتوں کا استغفار کرنا:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم الانبیاء حبیب خدا ﷺ  
 نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی حلال کمائی میں سے روزہ دار کی افطاری کے لیے  
 خورد و نوش کا سامان مہیا کیا تو ربِّ لم یزل کے مقربین فرشتے اس بندہ مومن کے لیے  
 رمضان المبارک کا پورا مہینہ استغفار کرتے ہیں۔ (طبرانی)

### روزہ افطار کرنے اور کرانے والا، یکساں ثواب کا مستحق:

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
 فرمایا کہ

مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ  
 الصَّائِمِ شَيْئًا۔

جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ جتنا اجر روزہ  
 دار (جس کا روزہ افطار کرایا جائے) کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر میں سے کسی  
 چیز (ثواب وغیرہ) کی کمی نہیں ہوگی۔ (ترمذی شریف)

روزہ افطار کروانے والے کو دی جانے والی مخصوص دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے ہاں روزہ افطار فرماتے تو روزہ افطار کرانے والے کو یہ دعا دیتے۔

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلَ طَعَامُكُمْ الْأَبْرَارُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ

روزہ دار تمہارے ہاں (ہمیشہ) روزہ افطار کرتے رہیں، نیک تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے ہاں (رحمت لے کر) نازل ہوتے رہیں۔ (الترغیب والترہیب)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے؟:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے۔

فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتَلِي تَمْرَاتٍ  
اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہاروں) سے روزہ افطار فرماتے  
فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ  
اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے ہی روزہ افطار فرما لیتے۔

(ترمذی شریف)

نوٹ: سحری و افطاری کی دعائیں نیت کے بیان میں مذکور ہیں۔

وہ افراد جن کو روزہ مکمل طور پر معاف ہے:

اسلامی معاشرہ میں صرف چند ایک ایسے افراد ہیں۔ شریعت مطہرہ نے جن کو روزہ مکمل طور پر معاف کیا ہے۔

۱۔ ایسا شخص جو مجبوس العقل ہو دوسرے لفظوں میں جسے دیوانہ، مست ملنگ، مجنون وغیرہ کہا جاتا ہے اور اس کے ہوش و حواس صحیح کام نہیں کر رہے ہوتے، اس پر روزہ فرض نہیں ہے۔ نہ اس کے ذمے ادا ہے اور نہ قضا۔

## مسائلِ رمضان

یاد رہے کہ روزہ سے متعلقہ مذکورہ تمام مسائل فقہ کی مشہور کتب فتاویٰ عالمگیری مترجم، درمختار مترجم اور بہار شریعت سے اخذ کئے گئے ہیں۔

**مسئلہ:** اگر ایسا شخص ماہ رمضان المبارک کے کچھ دن ٹھیک رہا اور کچھ دنوں میں پاگل، تو جن دنوں میں تندرست رہا ان دنوں کے روزوں کی قضا بحالی صحت کے بعد ضروری ہے۔ اور جن دنوں میں پاگل رہا ان دنوں کے روزے معاف ہیں۔

**مسئلہ:** پاگل اگر دن کے وقت زوال سے قبل ٹھیک ہو گیا اور اس نے روزہ کی نیت کر لی تو اس کی طرف سے روزہ ہو جائے گا بشرطیکہ اس نے پہلے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ تندرست ہونے کے بعد یہی روزہ اس نے رکھ کر توڑ دیا تو اس پر صرف قضا لازم ہوگی کفارہ وغیرہ نہیں۔ جو شخص رمضان المبارک کا پورا مہینہ پاگل رہا تو اس پر نہ قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور نہ فدیہ۔

۲۔ ایسا بوڑھا انسان جس کے لیے روزہ رکھنا ناممکن ہو شریعت مطہرہ نے اس پر روزہ معاف قرار دیا ہے۔ اور اس روزے کے بدلے میں اس پر فدیہ لازم کیا ہے۔  
**مسئلہ:** روزے کا فدیہ یہ ہے کہ صبح و شام ایک مسکین کو ہر روزے کے بدلے کھانا کھلایا جائے یا ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار گندم یا نقدی مسکین کو دی جائے۔ ایک روزے کا فدیہ نصف صاع یعنی سوادو سیر گندم کے برابر ہے۔

**مسئلہ:** اگر بوڑھا شخص فدیہ دیتا رہا اور دوبارہ تندرست ہو کر اس قابل ہو گیا کہ وہ روزہ رکھ سکے تو یہ فدیہ نفل اور صدقہ ہو جائے گا اور ان روزوں کی قضا لازم ہو جائے گی۔

۳۔ بچے پر روزہ فرض نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے البتہ بچے کو تعلیم و تربیت کے لیے جب وہ اس قابل ہو جائے کہ روزہ رکھ سکے تو اسے روزہ رکھوایا جائے گا۔

مسئلہ: بچہ جب دس سال کا ہو جائے تو اسے مار کر روزہ رکھوایا جائے گا لیکن اس میں اتنا ضرور ہے کہ اس عمر میں بچے کے اندر روزہ رکھنے کی ہمت، طاقت اور صلاحیت ہو۔

مسئلہ: بچہ اگر روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس پر قضا اور کفارہ کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

۴۔ ایسا شخص جو کسی مستقل مرض میں مبتلا ہو اور اس مرض کی وجہ سے اس کے لیے روزہ رکھنا ناممکن ہو تو اس پر روزہ کی قضا نہیں بلکہ فدیہ لازم ہے۔

وہ صورتیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں لیکن مکروہ ہو جاتا ہے:

کسی چیز کو اس طرح چکھنا یا چبانا کہ وہ حلق سے نیچے نہ اترے۔ جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، غیبت کرنا، ناحق کسی کو ستانا، بے ہودہ گفتگو کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، کسی خلاف شرع کام میں مصروف ہونا، فضول باتیں کرنا، بہت سا تھوک منہ میں جمع کرنا، کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (یعنی اس طرح کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا کہ پانی بہت آگے چلا جائے) ٹوتھ پیسٹ یا منجن استعمال کرنا مذکورہ ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹتا نہیں لیکن مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ صورتیں جن میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے:

شریعتِ مطہرہ نے ہر عاقل و بالغ مسلمان پر روزہ فرض قرار دیا ہے۔ لیکن چند ایک وجوہات ایسی ہیں جن کی بنا پر شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اور بعد میں قضا کا حکم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ط

(الآية البقرة ۱۸۵)

پس جو لوگ تم میں سے بیمار ہوں یا سفر میں ہوں پس دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر ان کی) گنتی پوری کر لیں۔

وہ چند وجوہات جن میں روزہ قضا کرنے کی اجازت دی گئی ہے ان کی تفصیل

حسب ذیل ہے۔

۱۔ مسافر کے لیے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ چاہے تو وہ روزہ رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے لیکن رکھنے والا دوسرے روزہ داروں سے زیادہ ثواب کا مستحق ہوگا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت تو دی ہے مگر روزہ نہ رکھنے کو لازمی قرار نہیں دیا۔

بلکہ ارشاد فرمایا: ”وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ“

کہ اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

مسئلہ: تقریباً ساڑھے ستاون میل کے قریب سفر کرنے والا۔ شرعی طور پر مسافر ہوتا ہے۔

مسئلہ: سفر کی حالت میں روزہ مکمل طور پر معاف نہیں ہے بلکہ صرف تاخیر کی اجازت ہے اور یہ رمضان المبارک کے بعد رکھنا ضروری ہے نہ رکھنے والا گناہ گار ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے روزہ رکھ کر سفر کیا اور پھر دوران سفر اس نے کسی تکلیف کے سبب روزہ توڑ دیا تو اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا بلکہ اسے صرف قضا دینا ہوگی۔

۲۔ جب کوئی شخص اس قدر بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے اسے اپنی جان جانے کا خوف ہو یا ڈر ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھ جائے گی یا مرض طول پکڑ لے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن جتنے روزے حالتِ مرض میں چھوڑنے تھے۔ تندرست ہونے پر رکھنے ہوں گے۔

۳۔ جب کوئی شخص اس قدر ضعیف ہو کہ روزہ رکھنے سے اندیشہ ہو کہ وہ مزید کمزور ہو جائے گا۔ یا اس میں روزہ برداشت کرنے کی ہمت ہی نہیں تو وہ روزہ رکھنے کی بجائے ہر روزے کا فدیہ دے۔ (یعنی ہر روز ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلائے) پھر اگر ایسا شخص کسی بھی وقت صحت یاب ہو جائے، کمزوری جاتی رہے اور روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو چھوٹے ہوئے روزے رکھنے کا پابند ہوگا۔

۴۔ ایسا بوڑھا انسان جو کسی عذر کی بناء پر گرمیوں میں روزہ نہ رکھ سکتا ہو لیکن سردیوں



میں رکھ سکتا ہو تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ گرمیوں میں روزے نہ رکھے اور سردیوں میں ان کی قضا کر لے۔

۵۔ حاملہ عورت کو جب یہ خطرہ ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کی یا اس کے (پیٹ میں موجود) بچے کی حالت بگڑ جائے گی۔ (یعنی جان یا بیماری کا خطرہ ہو) تو وہ روزہ نہ رکھے۔ لیکن رمضان کے بعد سال بھر میں جب بھی ممکن ہو چھوڑے ہوئے روزے قضا کے طور پر رکھنے ہوں گے۔

۶۔ ایسی عورت جو بچے کی ماں ہو اور بچے کو اپنا دودھ پلاتی ہو اور اسے ڈر ہو کہ روزہ رکھنے سے وہ بچے کو دودھ نہ پلا سکے گی۔ جس سے بچے کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن رمضان المبارک کے بعد چھوڑے ہوئے روزے قضا کے طور پر رکھنے ہوں گے۔

### حیض و نفاس والی عورت:

حالتِ حیض میں عورتیں نہ تو روزہ رکھیں اور نہ نمازیں ادا کریں۔ نمازیں تو اللہ کی طرف سے بالکل ہی معاف ہیں البتہ جتنے روزے رہ جائیں گے پاکیزگی کی حالت میں ان کی قضا دینا پڑے گی۔ اور یہی حکم ہے نفاس والی عورت کا کہ وہ بھی ایامِ نفاس میں نہ روزہ رکھے گی اور نہ نمازیں ادا کرے گی۔ پاک ہونے پر روزوں کی قضا کرے اور نمازوں کی نہ کرے نفاس کی مدت اکثر چالیس روز کی ہے اگر چالیس روز سے زیادہ عرصہ خون جاری رہے تو پھر وہ نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ استحاضہ میں نماز اور روزہ دونوں فرض ہیں۔

حضرت ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ عورت روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔ (بخاری شریف)

وہ صورتیں جن میں روزہ رکھ کر توڑ لینے کی اجازت ہے:

۱۔ اگر روزے کے دوران کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جائے کہ جس کی وجہ سے روزہ پورا کرنا مشکل ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے اور بعد میں صرف قضا دینا پڑے گی۔  
مسئلہ: روزہ توڑنے کے لئے کسی مستند مسلمان ڈاکٹر یا حکیم کا مشورہ لینا ضروری ہے۔  
مسئلہ: اگر کسی معمولی مرض میں غیر مستند ڈاکٹر اور حکیم کے مشورے سے روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہو جائے گا۔

۲۔ اگر روزے کی حالت میں بھوک اور پیاس اس قدر شدید ہو جائے کہ جان کو خطرہ لاحق ہو یا ہوش و ہوا سگم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ لینے کی اجازت ہے۔  
۳۔ اگر کسی نے روزہ دار کو قتل کرنے یا جسم کا کوئی حصہ کاٹ دینے کی دھمکی دی اور روزہ دار بھی جانتا ہے کہ اگر اس کے کہنے پر روزہ نہ توڑا تو یہ اپنی بات پر عمل کر دے گا۔ تو ایسی صورت میں روزہ توڑ لینے کی اجازت ہے۔

یہ اس وجہ سے ہے کہ شریعت تو آسانی کا نام ہے اور روزہ کا نعم البدل تو قضا کی شکل میں موجود ہے اس لیے جان بچانے کی اجازت دی گئی ہے۔

وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

یہاں ہم صرف وہ افعال ذکر کریں گے جن کے واقع ہونے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور اس روزہ کے بدلے میں صرف ایک روزہ رکھنا پڑتا ہے جسے قضا کہا جاتا ہے۔  
۱۔ حالت روزہ میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا اور اس کے بعد یہ سمجھتے ہوئے کہ اب روزہ تو ٹوٹ ہی گیا ہے جان بوجھ کر کچھ کھاپی لیا تو اس صورت میں فقط قضا لازم ہوگی۔

۲۔ نیند کی حالت میں منہ کھلا ہوا تھا۔ بارش کا پانی حلق میں چلا گیا تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم آئے گی۔

۳۔ پسینہ حلق میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر آنسوؤں کے

قطرے اتنے زیادہ ہوں کہ ان سے منہ کا ذائقہ بدل جائے تو ان کو نگلنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔

۴۔ پیٹ کا ایسا زخم کہ اس میں دوا لگانے سے دوامعدہ تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اسی طرح سر کا ایسا زخم کہ اس میں دوا لگانے سے دماغ تک پہنچ جائے تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۵۔ اگر استنجاء کرتے ہوئے پانی حقنہ کے مقام تک پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم آئے گی۔

۶۔ کان میں دوا اور تیل ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۷۔ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جان بوجھ کر قے کرنے سے مراد یہ ہے کہ انگلی یا تنکہ وغیرہ مار کر گلے میں خراش کرنا یا کوئی اور ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے قے آجائے۔

خود بخود آنے والی قے چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ منہ بھرتے سے مراد یہ ہے کہ ایسی قے جس کو روکنا بہت مشکل ہو تھوڑی بہت قے قصداً آتی ہو یا بلا قصد اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۸۔ کسی خوشبودار چیز کا دھواں جیسے اگر بتی، عود و لوبان، صندل وغیرہ کا دھواں جان بوجھ کر سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے۔

۹۔ عورت کو چھونے، بوسہ لینے، یا غیر سبیلین میں جماع کرنے سے اگر انزال ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔

۱۰۔ ایسا رنگین دھاگیا کپڑا وغیرہ منہ میں ڈالا کہ اس کا رنگ تھوک لگنے سے اترتا ہے تو اب اگر یہ رنگ تھوک پر غالب ہو گیا تو اس تھوک کو نگلنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا دینا لازم ہوگی۔

۱۱۔ کلی کرتے وقت بے احتیاطی سے پانی حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ فاسد

ہو جاتا ہے۔ (اور صرف قضا لازم ہوتی ہے)

۱۲۔ اس گمان سے کھاتے پیتے رہنا کہ ابھی سحری کا وقت ہے لیکن حقیقت میں سحری کا وقت ختم ہو چکا تو روزہ نہیں ہوگا اور اس کے بدلے میں قضا لازم ہوگی۔

۱۳۔ وقت سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لینا کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو یہ روزہ نہیں ہوگا اور قضا دینا ہوگی۔

۱۴۔ مٹی، کنکر، پتھر، سرمہ، کونکہ، کاغذ وغیرہ یا کوئی ایسی چیز کھالی جو عرف عام میں کھائی نہیں جاتی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم آئے گی۔

مٹی کی کچھ اقسام ہیں جن کو بعض لوگ شوق سے کھاتے ہیں اگر ایسی مٹی کھائی تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

۱۵۔ سوتے میں بے احتیاطی سے کوئی چیز منہ میں چلی گئی یا کسی نے ڈال دی تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا:

۱۔ روزے کی حالت میں مسواک کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے کوئی ایک مرتبہ کرے یا دس مرتبہ، روزہ باقی رہتا ہے۔

۲۔ حالت روزہ میں منجن کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اتنا ضرور ہے کہ اگر اس کے ذرات بے احتیاطی سے حلق سے نیچے چلے جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا اس لیے بغیر کسی سخت مجبوری کے منجن استعمال کرنا سخت منع ہے۔

۳۔ روزہ میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا اس احتیاط کے ساتھ کہ اس کا ذائقہ اور جھاگ وغیرہ حلق سے نیچے نہ جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

۴۔ سالن وغیرہ بنانے والی عورت کے لیے سالن میں نمک مرچ کا ذائقہ چکھنا جائز ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اتنا یاد رکھنا چاہے کہ چکھنے سے مراد صرف زبان پر

اس کا ذائقہ محسوس کرنا ہے بصورت دیگر روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ اجازت بھی ان عورتوں اور خانہ ساموں (نوکروں) کو ہے جن کے شوہر اور مالک حد سے زیادہ بد زبان ہوں یا زیادہ باز پرس (پوچھ گچھ) کا اندیشہ ہو۔ بصورت دیگر روزے کی حالت میں اس فعل سے بچنا چاہیے۔

۵۔ اگر سوتے ہوئے احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس میں انسان کا اپنا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

احتلام سے غسل فرض ہو جاتا ہے غسل کی وقت کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی بہت زیادہ آگے نہ چلا جائے۔ وگرنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۶۔ روزہ کی حالت میں نکسیر جاری ہونے سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔  
۷۔ کلی کرنے کے بعد منہ میں جو تری رہ جاتی ہے اس کے حلق سے نیچے اترنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۸۔ حالت روزہ میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے کوئی ایک لقمہ کھائے یا پیٹ بھر کر۔ البتہ اتنا ضرور یاد رکھیں کہ روزہ یاد آتے ہی فوراً کھانے پینے سے علیحدہ ہو جانا ضروری ہے وگرنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۹۔ جسم سے جسم ملانے، بوسہ لینے، بغلگیر ہونے اور چھونے سے اگر انزال (منی) ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر صرف شہوانی خیالات یا سوچنے یا دیکھنے کی وجہ سے انزال ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ تاہم روزے میں یہ سارے کام مکروہ ہیں۔

۱۰۔ دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز مثلاً روٹی، گوشت یا کوئی بھی ایسی چیز جو چنے کے دانے کے برابر ہے اس کے نکلنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر اس سے کم ہو تو اس کو نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۱۱۔ روزہ کی حالت میں مسوڑوں سے خون نکل پڑے تو اس کی تھوڑی سی تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر خون نکل کر حلق سے نیچے چلا جاتا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا دینا پڑے گی۔ لیکن اگر خون حلق سے نیچے نہیں جاتا اور اس کو باہر تھوک دیا جاتا ہے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۱۲۔ حالتِ روزہ میں زہریلی چیز مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ کے ڈنگ مارنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے ان کا زہر پورے جسم میں سرایت کر جائے۔

۱۳۔ آنکھوں میں سرمہ اور دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن ایسا کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۱۴۔ اپنا تھوک نکلنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۵۔ روزے کی حالت میں سچھنے لگوانے اور فصد کھلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۶۔ حالتِ روزہ میں ماں بچے کو دودھ پلائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۷۔ سر اور جسم پر کسی بھی قسم کا تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۸۔ بلغم اور زرد پانی کی قے چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۹۔ حالتِ روزہ میں عورتوں کے لبوں پر سرخی لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن بہتر ہے کہ اس عمل سے پرہیز کیا جائے۔

۲۰۔ مٹی یا آٹے وغیرہ کے ذرات کا منہ میں چلا جانا اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ توڑنے کا کفارہ:

بلا عذر یعنی جان بوجھ کر روزہ کھاپی کر یا جماع کر کے توڑ ڈالنے سے قضا کے ساتھ کفارہ ادا کرنا بھی واجب ہوتا ہے روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے۔

۱۔ ایک غلام یا لونڈی آزاد کی جائے۔

۲۔ ساٹھ روزے کفارہ کے مسلسل رکھے جائیں ان کے درمیان وقفہ نہ کیا جائے۔

۳۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔

وضاحت: دورِ حاضر میں پہلی چیز غلام آزاد کرنا تقریباً ناممکن ہے اس لیے ساٹھ روزے مسلسل رکھنا ہوں گے اگر بیماری، کمزوری یا کسی اور وجہ سے ساٹھ روزے رکھنا مشکل ہوں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔ حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک صحابی آئے اور عرض کرنے لگے:

”یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا ”میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟“ اس نے کہا ”نہیں!“

نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا ”کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں“ نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا ”کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اچھا بیٹھ جاؤ“ نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے ہم ابھی اس حالت میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجور کا ایک ٹوکرا لایا گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟“ اس نے عرض کیا ”میں حاضر ہوں“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے۔ ”اس نے عرض کیا“ یا رسول اللہ ﷺ کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟

واللہ! مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں“ یہ سن کر حضور اکرم ﷺ بہت مسکرائے اور فرمایا ”اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو“

(بخاری و مسلم)

وضاحت: آج بھی اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو اور تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے حسب استطاعت صدقہ کر دینا چاہیے۔ لیکن جب تینوں کاموں میں سے کسی ایک کام کی بھی استطاعت حاصل ہو

جائے تو کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ)

مسئلہ: اگر کفارہ کے ساٹھ روزوں کے درمیان کسی بھی وجہ سے ایک روزہ توڑ دیا یا چھوڑ دیا تو پھر دوبارہ نئے سرے سے سارے روزے رکھنا ہوں گے چاہے وہ آخری روزہ ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ: عورت کو اگر حیض و نفاس کی وجہ سے درمیان میں روزے چھوڑنا پڑتے ہیں تو اس کو اجازت ہے۔ سابقہ روزوں پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

مسئلہ: جن ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے ان سب کا بالغ ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ: جن مساکین کو صبح کے وقت کھانا کھلایا جائے انہی کو شام کو بھی کھلانا ہوگا۔ دوسروں کو کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ بلکہ کھانا دوبارہ کھلانا پڑے گا۔

### روزوں کی قضا کا بیان:

روزے رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اگر کسی وجہ سے کوئی روزہ رہ جاتا ہے تو اس کی قضا لازم ہو جاتی ہے۔ قضا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ماہِ رمضان کے بعد آئندہ رمضان تک کسی بھی دن قضا روزے کی ادائیگی کی نیت کر لیں اور روزہ رکھ لیں۔

مسئلہ: فرض روزوں کی قضا متفرق طور پر پانچ گنا یا دو گناں کی طرح جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کہ (قضا روزے رکھنے میں) الگ الگ روزے رکھے جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”دوسرے دنوں میں تعداد پوری کی جائے“

(بخاری)

### حالت روزہ میں انجیکشن کا مسئلہ:

حالت روزہ میں انجیکشن کا مسئلہ دور جدید کے مسائل سے تعلق رکھتا ہے۔ سابقہ فقہائے کرام کی اس بارے میں کوئی تصریح نہیں ملتی اس کی وجہ یہ نہیں کہ ان کے پاس کوئی علم کی کمی تھی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس دور میں انجیکشن کا کوئی تصور نہیں تھا۔ اب ہم نے دیکھا یہ ہے کہ آیا روزہ کی حالت میں انجیکشن لگوانے سے صحت روزہ پر کوئی اثر



پڑتا ہے یا نہیں۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ بات سمجھے کہ شریعت کا روزے کے متعلق جو بنیادی اصول ہے کہ روزہ نام ہے کھانے، پینے اور جماع سے رکنے کا۔ کھانے پینے سے روکنے کا مقصد انسان کو ایک مخصوص وقت میں بھوکا اور پیاسا رکھ کے اس کی قوت مدافعت اور صبر کا امتحان لینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم سابقہ فقہائے کرام کی تصریحات کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ہر اس ممکنہ چیز اور ممکنہ طریقے سے روکا ہے جس سے بھوک اور پیاس میں کمی یا خاتمہ یقینی ہو۔

دورِ جدید کے جملہ طبیب، حکیم اور ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ غذا جو منہ کے راستے سے معدہ تک پہنچتی ہے وہ براہ راست ہمارے لیے طاقت اور قوت کا سامان نہیں بنتی بلکہ اسے چند مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ سب سے پہلے غذا معدہ میں جاتی ہے اور جب یہ غذا ہضم ہو جاتی ہے تو اس کے گلوکوز بن جاتے ہیں اور یہ گلوکوز مختلف مراحل سے گزر کر ہمارے خون میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جس سے ہمارے جسم میں قوت اور توانائی آتی ہے۔

میڈیکل سے تعلق رکھنے مختلف تجزیہ نگاروں نے جب ہماری خوراک کا تجزیاتی مشاہدہ کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مختلف شکلوں میں ہماری خوراک معدنیات جس میں فولاد، فاسفورس، کیلشیم، وغیرہ اور حیاتین پر مشتمل ہوتی ہے اور یہی وہ اشیاء ہیں جن پر ہماری قوت اور طاقت کا دارومدار ہے اور گردش خون میں ان کی شمولیت کی وجہ سے ہم چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

یہی وہ چیزیں ہیں جو مختلف مراحل سے گزر کر ہمارے خون میں شامل ہوتی ہیں اور دورِ جدید میں براہ راست انجیکشن کے ذریعے ان کو خون میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ جو کہ فوری اثر رکھتی ہیں۔

اس لیے محتاط نظر یہ یہ ہے کہ انجیکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے چاہے طاقت کے لیے لگوا یا جائے یا دوا کے طور پر لگوا یا جائے۔ اگر حالتِ روزہ میں انجیکشن لگوا لیا تو

اس روزے کے بعد میں قضا دینا ہوگی۔

اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

حالتِ روزہ میں ڈرپ لگوانا:

جس طرح انجیکشن لگوانے سے جسم کو طاقت پہنچتی ہے اسی طرح ڈرپ لگوانے سے بھی جسم قوت پکڑتا ہے اس لیے اس کے لگوانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور بعد میں قضا دینا ہوگی۔

## شبِ قدر کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرَاکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝  
 خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنْزِیْلُ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ کُلِّ  
 اَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝  
 (سورہ القدر)

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا اور تم کیا جانو کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور جبریل (علیہ السلام) اپنے رب کے حکم سے اس رات میں ہر کام کے لیے اترتے ہیں شبِ قدر سلامتی ہے طلوعِ فجر تک۔

## سورۃ قدر کا شانِ نزول:

رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جو ہزار ماہ تک اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتا رہا، مسلمانوں کو یہ سن کر بڑا تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ کہ لیلۃ القدر کی عبادت اس شخص کی ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔  
 (تفسیر کبیر و تفسیر عزیز)

## شبِ قدر کی وجہ تسمیہ:

شبِ قدر کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مفسرینِ کرام اور علمائے حق نے جہاں اور بہت ساری وجوہات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ:

لفظ ”قدر“ تقدیر کے معنی میں بھی آتا ہے۔

یعنی یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ تقدیر کے فیصلے نافذ کرنے کے لیے فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے اس بات کی تائید قرآن پاک سے بھی ہوتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ

(الآية الدخان ۵)

اس رات میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ صادر فرمایا جاتا ہے۔

یعنی اس رات تمام مخلوق کے لیے جو کچھ تقدیرِ ازیلی میں لکھا ہے، ماہِ رمضان سے اگلے رمضان تک مخلوق کے ساتھ جو کچھ پیش آنے والا ہے وہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ جو ربِ احکم الحاکمین کی طرف سے نظامِ کائنات کے لیے مامور ہیں۔

ہر انسان کی عمر، موت و رزق اور بارش وغیرہ کی مقداریں مقررہ فرشتوں کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال حج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔

حکمِ خداوندی سے نظامِ کائنات کو چلانے والے وہ چار فرشتے یہ ہیں۔

حضرت اسرافیل، حضرت میکائیل، حضرت عزرائیل اور حضرت جبرائیل علیہم السلام۔

(تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما)

## شبِ قدر کی تلاش:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَيْثِرِ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

(بخاری و ترمذی و سنن ابن ماجہ)

شبِ قدرِ رمضان المبارک کے آخری عشرے (آخری دس دن) کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

شبِ قدر کون سی رات ہے:

اگرچہ مفسرینِ کرام اور بزرگانِ دین کا شبِ قدر کے تعین میں اختلاف ہے۔ تاہم اکثریت کا قول یہی ہے کہ شبِ قدرِ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ کی ستائیسویں (۲۷) شب ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں

شبِ قدر ستائیسویں شب ہے

(تفسیر روح المعانی)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ لیلة القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔

اس کے دو سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اول: یہ کہ لیلة القدر کا لفظ نو (۹) حروف پر مشتمل ہے۔ اور یہ کلمہ سورۃ قدر میں تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ (دو مرتبہ ظاہراً اور ایک مرتبہ ضمیر ”ھی“ میں) اور تین کونو (۹) سے ضرب دیں تو ستائیس (۲۷) آتا ہے۔ جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہی ہے۔

دوسرا سبب یہ بیان فرماتے ہیں کہ اس سورۃ مبارکہ میں تیس (۳۰) الفاظ ہیں۔ ستائیسواں (۲۷) لفظ ”ھی“ ہے جو ایک ضمیر ہے اور لیلة القدر کی طرف لوٹ رہی ہے۔ گویا اللہ ربُّ العزت کی طرف سے اہل ایمان کے لیے اشارہ ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں (۲۷) شب ہی ہے۔ (تفسیر عزیزی)

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ بھی تفسیر کبیر میں ایک اسی طرح کا قول نقل فرماتے ہیں کہ:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ تِسْعَةَ حُرُوفٍ وَ هُوَ مَذْكُورٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَتَكُونُ  
السَّابِعَةَ وَالْعِشْرِينَ۔  
(تفسیر کبیر)

لیلۃ القدر کے نو حروف ہیں، اور اس (لیلۃ القدر) کا سورۃ قدر میں تین بار ذکر  
آیا ہے۔ پس مجموعہ ستائیس (۲۷) ہوگا۔

یعنی نو (۹) کو تین (۳) سے ضرب دیں تو جواب ستائیس ہوگا۔

پس معلوم ہوا کہ شبِ قدر ستائیسویں (۲۷) شب ہی ہے۔

### شبِ قدر کی علامات:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق یہ مبارک رات روشن،  
چمکدار اور صاف و شفاف، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل ہوتی ہے۔

انوار و برکات کی وجہ سے چاند کھلا ہوا ہوتا ہے آسمان کی طرف منہ اٹھانے سے  
دل میں سرور اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔  
(درمنثور)

### شبِ قدر کو مخفی رکھنے کا سبب:

یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ رتِ لم یزل نے اتنی بابرکت اور باعظمت رات کو  
پوشیدہ کیوں رکھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کی اہم باتوں کو اللہ تعالیٰ نے  
پوشیدہ ہی رکھا ہے۔ مثلاً اسمِ اعظم، جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کا وقت اور صلوة وسطیٰ  
جیسی اہم چیزوں کو جس طرح پوشیدہ رکھا گیا۔ ایسے ہی شبِ قدر جیسی مقدس رات کو  
بھی پوشیدہ رکھا گیا۔

اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں یہ رات معلوم ہے۔ اور یہ ستائیسویں رات ہے تو یہ  
حکمت ضائع ہو جاتی ہے۔ اس کو پوشیدہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ آپ اس کی جستجو اور  
تلاش میں سرگرداں رہیں، محنت کریں، اپنی آتشِ شوق کو جلتا رکھیں، عشرہ اخیرہ کی ہر  
طاق رات میں اسے تلاش کریں۔

جو چیز اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب اور پیاری ہے وہ یہ ہے کہ بندہ اس کو

خوش کرنے کے لیے اور اس کی رحمت اور انعامات کی طلب اور شوق میں ہر وقت ہمہ تن جستجو بنا رہے، مسلسل کوشش میں لگا رہے کام سے زیادہ ارادہ اور کوشش ہے جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب و محبوب ہے۔

اگر پتہ چل جائے کہ یہ رات شب قدر ہے تو سعی و جہد کی جو کیفیت مطلوب ہے وہ ہاتھ نہ آئے گی۔

## شب قدر کی فضیلت

ہزار مہینوں سے بہتر رات:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ جَازَ كُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

(سنن ابن ماجہ)

بے شک یہ جو مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (عظمت و رفعت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

جانتا ہے خدا شان اس رات کی  
گرچہ ہزار مہینے بھی ہوں اک طرف  
کیا ہمیں علم، کیا شب قدر ہے  
پھر بھی ان سے سوا شب قدر ہے

شب قدر کی اہمیت:

شب قدر چونکہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی راتوں میں سے ایک رات ہے۔

اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کی اہمیت کے پیش نظر رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں پہلے کی نسبت اور زیادہ عبادت و ریاضت میں مصروف ہو جایا کرتے تھے۔

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيَّقُظَ أَهْلَهُ (متفق علیہ)  
جب رمضان المبارک کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لیے) کمر بستہ ہو جاتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ

(سنن ابن ماجہ)

نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں زیادہ کوشش فرمایا کرتے تھے۔

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ  
فَقَدْ حُرِّمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ (سنن ابن ماجہ)  
جو شخص اس (شب قدر کی سعادت حاصل کرنے) سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔

مزید فرمایا کہ شب قدر کی سعادت سے صرف بد نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔

شب قدر میں کی جانی والی مخصوص اور مسنون دعا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
شب قدر آئے تو یہ دعا کیا کرو۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے والے کو پسند کرتا ہے لہذا

(ترمذی شریف)

مجھے بھی معاف فرما۔

## بابِ رحمت ہے کھلا آج کی رات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(متفق علیہ)

جس نے لیلۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

## اپنے اعزاز یہ نازاں ہے زمین آج کی رات:

صاحبِ روح المعانی نقل فرماتے ہیں کہ:

جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو زمین پر اترنے کا حکم دیتا ہے، تو جبرئیل امین علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ چار سبز جھنڈے لے کر زمین پر اترتے ہیں ایک جھنڈا خانہ کعبہ پر، دوسرا گنبد خضریٰ پر، تیسرا مسجد اقصیٰ پر اور چوتھا طور سینا پر لگا دیتے ہیں۔ سوائے اس گھر کے جس میں کتا، خنزیر، شراب اور کوئی تصویر وغیرہ ہو۔ ہر گھر میں جاتے ہیں۔ (یعنی جن گھروں میں مذکورہ چیزیں ہوں ان گھروں میں نہیں جاتے)

صبح تک ذکر و اذکار اور ایمان والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

صبح صادق کے وقت جب یہ فرشتے واپس پلٹتے ہیں تو عرش الہی پر فرشتے ان کا استقبال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کہاں سے آ رہے ہو؟ تو یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم دنیا میں تھے کیونکہ گزشتہ رات امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لیلۃ القدر کی رات تھی۔

اب استقبال کرنے والے فرشتے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجتوں کے بارے میں کیا حکم فرمایا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکوں کو بخش دیا۔



اور گناہ گاروں کے حق میں (نیکیوں کی) شفاعت کو قبول فرمایا۔  
یہ سن کر فرشتے تسبیح و تہلیل کرتے ہیں اور یہ سلسلہ ساتوں آسمانوں تک پھیل جاتا ہے۔  
اب عرش الہی بارگاہ ربّ لم یزل میں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ رب العزت مجھے  
خبر پہنچی ہے۔

کہ تو نے امتِ محمد ﷺ کے نیکیوں کو بخش دیا ہے۔ اور گناہ گاروں کے حق میں  
نیکیوں کی سفارش کو قبول فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔  
اے عرش تو نے سچ کہا:

وَلِأُمَّةٍ مَّحَمَّدٍ (ﷺ) عِنْدِي الْكِرَامَةُ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ  
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ۔

اور محمد ﷺ کی امت کے لیے میرے پاس وہ اعزاز ہے جو نہ کسی آنکھ نے  
دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل یہ اس کا خیال گزرا۔ (روح المعانی)

اس میں لاتے ہیں تشریف روح الامیں  
روح و تن کی جلا شبِ قدر ہے  
اذنِ ربی سے تنزیل ہے قدس کی  
مرضیٰ کبریا شبِ قدر ہے

شبِ قدر کے وظائف اور ان کے بیش بہا انعامات:

۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں نماز عشاء کے بعد  
سات مرتبہ سورۃ قدر (انا انزلناه الی اخرہ) پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر مصیبت  
سے نجات دے دیتے ہیں۔ اور ستر (۷۰) ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا  
کرتے ہیں۔ (نزہت المجالس)

۲۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر میں جو شخص صدق دل اور  
خلوص نیت سے تین مرتبہ کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ“ کا ذکر کرے۔

تو پہلی مرتبہ مذکورہ ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

دوسری مرتبہ ذکر کرنے سے اس کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں اور تیسری مرتبہ ذکر کرنے سے اس کو جنت کا مستحق بنا دیتے ہیں۔  
(نزہت المجالس)

### شبِ قدر کے نوافل اور ان کے فیوض برکات:

صاحبِ روح البیان نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں صدقِ دل اور اخلاص نیت کے ساتھ نوافل پڑھے گا اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔  
(تفسیر روح البیان)

نوافل کا اہتمام جس طریقے سے بھی کریں بہتر ہے۔  
تاہم اگر نیچے دی ہوئی ترتیب (احادیث میں جس کا ذکر اور صدیوں سے بزرگانِ دین کا جس پر معمول رہا ہے) کو پیش نظر رکھتے ہوئے نوافل ادا کریں تو اللہ رب العزت کے بیش بہا انعامات و احسانات کے مستحق قرار پائیں گے۔  
۱۔ جو شخص دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، کے بعد سات بار قل ہو اللہ احد یعنی سورہ اخلاص پڑھے۔ اور سلام پھیرنے کے بعد سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ وَاللّٰهُ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ (ہر اس گناہ کی اپنے پروردگار سے بخشش مانگتا ہوں جو میں نے کیا اور اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں)  
فرمایا گیا کہ یہ شخص (مذکورہ کلمات پڑھنے والا) ابھی اپنی جگہ سے اٹھے گا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ملائکہ کو جنت میں بھیجے گا جو اس کے لیے (سایہ دار و ثمر بار) درخت لگائیں گے، نہریں جاری کریں گے اور محل بنائیں گے۔

وَلَا يُخْرِجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ يَرَىٰ ذَالِكَ

اور وہ شخص دنیا سے (آخرت کی طرف، اس وقت تک)

نہیں جائے گا جب تک وہ ان تمام چیزوں کو دیکھ نہ لے۔ (دُورۃ الناصحین)

۲۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ تکاثر ایک بار اور سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے تو ربّ لم یزل اس کے لیے سکراتِ موت میں آسانی پیدا کر دے گا، عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا اور اس بندہ مومن کو نور کے چار ایسے ستون عطا فرمائے گا جس کے ہر ستون میں ایک ہزار محل ہوں گے۔ (نزہت المجالس)

۳۔ چار رکعت نفل کی ادائیگی اس طرح کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر تین بار اور سورۃ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھیں پھر آخر میں سجدہ میں جا کر (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ) کے بعد) ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھیں تو جو بھی دعائیں انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی اور یہ عمل گناہوں کی مغفرت کا سبب بھی بنے گا۔ (فضائل الايام)

۴۔ شب قدر میں بیس (۲۰) رکعتیں بطور نوافل اس طریقے سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اکیس بار سورۃ اخلاص پڑھیں تو اللہ رب العزت مذکورہ عمل کرنے والے کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے۔ کہ گویا وہ ابھی ابھی پیدا ہوا ہو۔ (تذکرۃ الواعظین)

## اعتکاف کا بیان

رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں کی جانے والی خصوصی عبادات میں سے ایک عبادت اعتکاف بھی ہے۔

لفظ اعتکاف عکوف سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں۔ کسی جگہ پہ ٹھہر جانا۔ اور شرعی اصطلاح میں انسان کا دنیا کی ہر چیز اور ہر تعلق سے بے نیاز ہو کر مخصوص صفات کے ساتھ اللہ کے گھر میں گوشہ نشین ہو جانا، شرعی اعتکاف کہلاتا ہے۔ صاحب

شرح مسلم فرماتے ہیں۔

الْإِعْتِكَافُ هُوَ فِي الْغَةِ الْحَبْسُ وَالْمَكْتُ وَاللَّزُومُ،

یعنی لغت میں اعتکاف کا معنی ہے بند ہونا، ٹھہرنا اور لازم ہونا،

وَفِي الشَّرْعِ الْمَكْتُ فِي السُّجْدِ مِنْ شَخْصٍ مَّخْصُوصٍ بِصِفَةٍ  
مَّخْصُوصَةٍ۔

اور شریعت میں کسی شخص کا مسجد میں مخصوص صفات کے ساتھ ٹھہرنا شرعی اعتکاف  
کہلاتا ہے۔ (نووی شرح مسلم)

## انسانیت کی معراج

یہ معراج انسانیت ہی ہے کہ بندہ سب سے ہٹ کر، سب سے کٹ کر اپنے  
مالک و مولا کے آستانے پر جھک جاتا ہے، ہر لمحہ، ہر گھڑی اسی کو یاد کرتا ہے اسی کے  
دھیان میں رہتا ہے، اسی کے حضور توبہ و استغفار کرتا ہے اسی کی تسبیح و تقدیس میں  
مصروف رہتا ہے۔

دنیا کے تمام تعلقات اور اغراض و مقاصد سے بالاتر ہو کر دل کو ربِّ لم یزل کی یاد  
اور زباں کو اس کے ذکر میں مشغول رکھتا ہے۔

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے

تیرے ذکر سے، تیرے فکر سے تیرے شوق سے، تیرے نام سے

سبحان اللہ یہ معراج انسانیت ہی ہے کہ بندہ مومن ماں کی ممتا، بہن بھائیوں کے  
پیار، عزیز واقارب کی محبت، آرام و راحت اور تمام دلچسپیاں و مشاغل چھوڑ کر، ہر  
طرف سے منہ موڑ کر، اپنے کریم مولیٰ سے ناٹھ جوڑ کر اسی کی بارگاہِ بے کس پناہ میں سر  
بسجود ہو جاتا ہے۔ اور خلوت میں جلوت کے مزے لیتا ہے۔

دل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو

پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

بات بھی دراصل ایسے ہی ہے کہ جب دل میں جمالِ یار کا نقش ہو اور آنکھوں میں روئے حبیب کے جلوے ہوں تو کوئی چیز دل کو نہیں بھاتی۔

دو عالم سے بیگانہ کرتی ہے دل کو عجب چیز ہے لذتِ آشنائی ہر ایک سے لا تعلقی اور بے نیازی اور ربِّ لم یزل سے وابستگی اور استواری یہی وہ چیز ہے جو رب تعالیٰ کی محبت اور قربت کا سبب بنتی ہے۔ بس یہی معراجِ انسانیت ہے۔

### لیلة القدر کے حصول کا ذریعہ:

اعتکافِ قلب و روح، مزاج و انداز اور فکر و عمل کو للہیت کے رنگ میں رنگنے اور ربانیت کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے اکیسر کا حکم رکھتا ہے۔ اس طرح شبِ قدر کی تلاش کا کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

ویسے تو بندہ مومن اپنے گھر میں ماہِ رمضان کے آخری عشرے کی راتوں کو جاگ کر بھی اس بابرکت رات کو پاسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی گھر بار چھوڑ کر، تمام مصروفیات سے منہ موڑ کر پورے دس دنوں کے لیے مسجد میں آ کر ٹھہر جائے اور پھر شب و روز یادِ الہی میں گزارے تو لیلة القدر کے جمال جہاں آراء سے حسن کی خیرات کا ملنا یقینی ہو جاتا ہے۔

ہاں یاد رہے، کوئی نا سمجھ یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اعتکافِ محض لیلة القدر کے دل افروز جمال ہی کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ یہ بندے کو اپنے خالق کی محبت میں مستغرق کر کے اس کے حسنِ مطلق کی تجلیات کا مشاہدہ بھی کرواتا ہے۔

### مقصودِ اعتکاف:

اعتکاف کا مقصد ہے دل کو خداوندِ قدوس کی ذات کے ساتھ وابستہ کر لینا۔ ہر طرف سے منقطع ہو کر اسی کے ساتھ مجتمع ہو جانا۔ اہل و عیال اور گھر بار چھوڑ کر اسی کے گھر میں گوشہ گیر ہو جانا، ہر گھڑی اسی کی یاد میں مست رہنا سر تا بقدم خود کو ہر سنگت و

رفاقت اور تعلق سے ممتاز کر کے اسی کے لیے وقف ہو جانا، اس کے غیر سے کنارہ کش ہو کر اس کی ذات میں اس قدر محو اور مگن ہو جانا کہ سوچ و فکر، قلوب و اذہان اور تصورات و تخیلات میں اسی کی یاد ہو، اسی کی محبت ہو، اسی کا خیال ہو، اسی کا حسن با کمال اور دل افروز جمال ہو۔

تصور میں تیرے ہر شے یہ یوں نظریں جماتا ہوں  
کہ جس شے کو دیکھوں تیرا دیدار ہو جائے

### حکمِ اعتکاف:

قرآن مجید میں اعتکاف کے بارے میں حکم خداوندی ہے۔

وَلَاتُبَا شِرُّوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِی السَّجْدِ (الآیة البقرہ ۱۸۷)

اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو۔

تاریخ اسلام میں روزہ کی طرح اعتکاف بھی قدیمی عبادات میں سے ہے۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل علیہما السلام کے ساتھ اس کا ذکر

کیا گیا۔

ارشاد خداوندی ہوا:

وَعَهَدْنَا اِلٰی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ وَالْعَاكِفِیْنَ  
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (الآیة البقرہ ۱۲۵)

اور ہم نے ابراہیم و اسمعیل علیہ السلام کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر (یعنی بیت

اللہ) کو خوب صاف ستھرا رکھنا۔

طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے۔

جب سیدنا حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے فارغ ہوئے

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میرے اس گھر کو طواف و اعتکاف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاکیزہ

اور صاف ستھرا رکھنا۔

گو معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بھی عبادتِ اعتکاف کا حکم تھا۔

### اہمیتِ اعتکاف:

رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف کی ادائیگی سنتِ موکدہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ اعتکاف کیا اور اس کی بڑی تاکید فرمائی۔

اس کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہر سال اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

جس سال آپ ﷺ ظاہری پردہ فرما کر اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے، اس سال

کسی سفر کی وجہ سے اعتکاف چھوٹ گیا، تو ”فَاعْتَكْفَ عَشْرِينَ يَوْمًا فِي الْعَامِ“

دوسرے سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا (بخاری شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں

اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ

پھر آپ ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف

کرنے لگیں۔ (بخاری شریف)

### اقسامِ اعتکاف:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اعتکافِ واجب (۲) اعتکافِ سنتِ موکدہ (۳) اعتکافِ مستحب

### ۱۔ واجبِ اعتکاف:

اعتکافِ واجب وہ ہوتا ہے جو نذرِ رومنّت مان کر اپنے اوپر لازم کر لیا جائے۔ مثلاً

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا پس اگر وہ کام ہو جائے تو اتنے دنوں کا اعتکاف کرنا بندہ پر واجب ہو جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

(الآیة الحج ۲۹)

وَلْيُوفُوا نَّذْرَهُمْ

اور اپنی نذروں کو پورا کرو۔

یعنی جس کام کے لیے تم نے کوئی منت یا نذر مانی ہے اگر وہ پورا ہو جائے تو اپنی نذر کو پورا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ

یعنی اپنی نذر کو پورا کرو۔

(مسلم و مشکوٰۃ شریف)

## ۲۔ مسنون اعتکاف:

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کیا۔

اعتکاف مسنون کو سنت مؤکدہ علی الکفایہ بھی کہا جاتا ہے یعنی جسے اہل محلہ میں سے کوئی ایک فرد بھی ادا کر لے تو سارے اس سے بری ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہی رہتے ہیں۔ اس اعتکاف کی ادائیگی کے لیے روزہ شرط ہے۔

(بہار شریعت)

نوٹ: اعتکاف مسنون کی اہمیت و فرضیت پیچھے گزر چکی، فضائل و مسائل آگے ملاحظہ فرمائیں۔



### ۳۔ مستحب اعتکاف:

اعتکاف مستحب یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو جائیں پھر جتنا وقت مسجد میں گزاریں گے اعتکاف مستحب کا ثواب پائیں گے۔ اس کے لیے روزہ شرط نہیں۔  
(عامہ کتب)

### فضائل اعتکاف:

ماہِ رمضان کی مقدّس ساعتوں میں دس دنوں کے لیے بندہ مومن جو خود کو عبادتِ خداوندی کے لیے مختص کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیش بہا عظیم انعامات سے نوازتا ہے۔

کرم ہی کرم:

حضرت ابو دروداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔

وَتَكْفَلُ اللَّهُ لِمَنْ كَانَ السُّجْدُ بَيْتَهُ

اور جس شخص نے بھی مسجد کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ یعنی مسجد میں اعتکاف کیا تو اللہ ربّ العزت اسے آرام و راحت، بخشش و رحمت، اپنی رضا و خوشنودگی، پل صراط سے با آسانی گزرنے اور جنت میں داخل کی ضمانت دیتا ہے۔  
(رواہ الطبرانی)

### جہنم سے نجات:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ وَبَلَغَ فِيهَا كَانَ خَيْرًا مِّنْ اِعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِينَ

کہ جو شخص اپنے بھائی کی مدد کی خاطر چلے پھرے اور کوشش کرے تو یہ عمل اس کے لیے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے۔

وَمَنْ اِعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءً وَجْهِ اللَّهِ جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ

خَنَادِقَ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقِينَ۔

اور جو کوئی شخص رضائے الہیہ کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کرتا ہے تو ربِّ لم یزل اس شخص اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں جتنی آڑ بنا دیتا ہے۔

جس کی مسافت زمین و آسمان کی مسافت سے بہت زیادہ ہے۔

(کشف الغمہ، الترغیب)

## دو حج اور دو عمروں کا ثواب:

رحمت عالم، رسول مکرم، بنی محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ حَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ (راوہ البیہقی)

یعنی جو شخص رمضان المبارک میں دس دنوں کا اعتکاف کرے گا اسے دو حج اور دو

عمرے کرنے کا ثواب ملے گا۔

## گناہوں سے حفاظت:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيَجْرِي لَهُ مِنَ

الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (مشکوٰۃ شریف و سنن ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے

لیے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہی جتنی کہ کرنے والے کے لیے۔

یعنی معتکف ہونے کے سبب وہ اعمال صالحہ جن کی ادائیگی بندہ مومن نہیں کر سکتا،

اعتکاف کی برکت سے ان سب نیکیوں کا ثواب بھی معتکف کو ملتا ہے۔

## مسائلِ اعتکاف

یاد رہے کہ اعتکاف سے متعلقہ مذکورہ تمام مسائل فقہ کی مشہور کتب فتاویٰ

عالمگیری مترجم، درمختار مترجم اور بہار شریعت سے اخذ کیے گئے ہیں۔

سوال: کیا عورت مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے؟ اگر کسی عورت نے مسجد میں اعتکاف کر لیا تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے اگر کسی نے ایسا کر لیا تو مع الکرہت جائز ہوگا۔

سوال: اعتکاف کی نیت کیسے کریں جبکہ اعتکاف مسنون کا ارادہ ہو۔

جواب: نیت اس طرح کریں میں اللہ کی رضا کی خاطر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف مسنون کی نیت کرتا ہوں۔ اگر اعتکاف واجب ہو تو یوں کہے کہ میں نے اللہ کی رضا کی خاطر یا فلاں کام ہو جانے کی صورت میں شکرانہ کے طور پر اعتکاف کرنے کی جو منت مانی تھی اسے پورا کرنے کے لئے اعتکاف نذر کی نیت کرتا ہوں۔ اگر نفلی اعتکاف ہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے۔ ”نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ“ میں نے سنت پر اعتکاف کی نیت کی۔

سوال: کیا بچہ اعتکاف مسنون کر سکتا ہے؟

جواب: سمجھدار بچہ اعتکاف مسنون کر سکتا ہے۔

سوال: ہیجرا (خُنْشَا) مسجد میں اعتکاف کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا مسافر اور مریض اعتکاف کر سکتے ہیں؟

جواب: مسافر اور مریض اگر روزہ رکھ کر اعتکاف مسنون کریں تو جائز ہے اور اگر بغیر روزہ کے کریں گے تو یہ نفلی اعتکاف ہوگا۔

سوال: کیا منت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اگر کسی نے ایک رات کے اعتکاف کی منت مانی تو کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: صحیح ہے صرف رات کے اعتکاف کی صورت میں روزہ نہیں رکھنا ہوگا

کیونکہ روزہ دن کے ساتھ مشروط ہے۔

سوال: کیا دورانِ اعتکاف نکاح کر سکتا ہے۔ یا طلاق دے سکتا ہے؟

جواب: نکاح کر سکتا ہے اور طلاق بھی دے سکتا ہے (مگر طلاق جیسا مکروہ کام اعتکاف میں نہ کرے تو بہتر ہے)

سوال: کیا مسجد میں دورانِ اعتکاف کسی مال کا سودا وغیرہ طے کر سکتا ہے؟

جواب: سودا طے کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ مال مسجد میں نہ ہو۔

سوال: اعتکاف کے دورانِ عبادت کی نیت سے خاموش رہنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: کیا دورانِ اعتکاف اخبار پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اخبار میں بعض اوقات دینی مسائل اور اسلامی مضامین چھپتے ہیں اس لئے ایسی چیزیں پڑھ سکتے ہیں تاہم ان ایام میں اخبار سے احتراز اولیٰ ہے۔

سوال: اگر کسی نے دس دن کے اعتکاف مسنون کی نیت کی کہ اعتکاف شروع کر دیا

اور پھر کسی وجہ سے درمیان میں ہی اس کا اعتکاف ٹوٹ گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: باقی دن اپنا اعتکاف مکمل کرے اور جس دن کا اعتکاف توڑا یا کسی وجہ سے

ٹوٹا تو اس دن کی ماہِ رمضان کے بعد قضا کرے۔

سوال: اگر کسی خاتون نے اعتکاف شروع کیا اور دورانِ اعتکاف وہ ناپاک ہوگئی تو

اب کیا حکم ہے؟

جواب: جتنے دن کا اعتکاف باقی تھا اتنے روز کا اعتکاف رمضان کے بعد قضا

کرے اور اسے روزہ بھی رکھنا ہوگا۔

سوال: اگر کسی نے معتکف کو دورانِ اعتکاف مسجد سے نکال دیا تو وہ کیا کرے؟

جواب: کسی دوسری مسجد میں جا کر بقیہ دنوں کا اعتکاف مکمل کرے۔ اس کا

اعتکاف فاسد نہیں ہوا۔

سوال: کیا معتکف مسجد کی چھت پر جا سکتا ہے؟

جواب: اگر سیڑھیاں مسجد کے اندر سے ہوں تو جا سکتا ہے مگر بلا ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا آدابِ مسجد کے منافی ہے۔

سوال: دورانِ اعتکاف کسی ڈوبے ہوئے کو بچانے یا آگ میں جلتے ہوئے یا گٹر میں گرتے ہوئے بچے کو بچانے یا ایسی ہی کسی اور صورت میں مسجد سے نکل سکتے ہیں؟

جواب: ایسی صورت میں فوراً نکلنا چاہیے مگر اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی۔

سوال: کیا اعتکاف کے لئے چادریں یا پردے وغیرہ باندھ کر بیٹھنا ضروری ہے؟ کیا ان کے بغیر کسی مسجد میں اعتکاف جائز نہیں؟

جواب: قطعاً ضروری نہیں یہ تو صرف اس لئے باندھتے ہیں کہ مکمل طور پر خلوت میسر آسکے۔ اور پورے دھیان سے عبادت میں مصروف رہ سکے۔ ان کے بغیر کھلی مسجد بھی اعتکاف بالکل جائز ہے۔

سوال: کیا معتکف کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اپنے حجرے میں رہے اور صحنِ مسجد میں جا کر نہ بیٹھے یا نہ سوئے؟

جواب: ہر وقت وہیں بیٹھے رہنا ضروری نہیں جب تک طبیعت خلوت اختیار کرنے یا خلوت کرنے پر آمادہ رہے۔ بیٹھے ورنہ صحن میں بھی بیٹھ سکتے ہیں اور صحن یا کھلے ہال میں سو بھی سکتے ہیں۔

سوال: اگر معتکف بیمار ہو جائے تو کیا وہ طبیب کے پاس جا سکتا ہے؟

جواب: جا سکتا ہے مگر اعتکاف ٹوٹ جائے گا اس لئے اگر ممکن ہو تو طبیب کی خدمات اعتکاف ہی میں حاصل کی جائیں۔

سوال: کیا معتکف نماز کی امامت یا تبلیغ و تقریر کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں کر سکتا ہے۔

سوال: کیا معتکف قضائے حاجت غسل واجب کے لیے گھر جاسکتا ہے؟

جواب: اگر مسجد کی چار دیواری میں یا اس سے ملحق غسل خانہ یا ٹوائلٹ نہ ہو تو جاسکتا ہے مگر آنے جانے میں یہ ملحوظ رہے کہ راستہ یا گھر میں کسی سے بات چیت میں یا کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔

سوال: بعض حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دورانِ اعتکاف ایک بڑی چادر میں لیٹے رہتے ہیں یا رومال وغیرہ سے چہرہ چھپاتے رہتے ہیں کیا ایسا کرنا ضروری ہے؟

جواب: عام حالات میں تو ایسا نہ کرے لیکن عذر شرعی یا حاجتِ طبعی کی خاطر مسجد سے نکلے اور اس خیال سے چادر یا رومال سے منہ لپیٹ لے کہ لوگ اسے راستہ میں نہ روکیں اور نہ اس سے بات کریں تو کوئی حرج نہیں۔



کتاب ہذا میں مذکور بعض تفاسیر و احادیث کے سلسلے میں صحاح ستہ و دیگر کتب کے علاوہ ”احکامِ رمضان، فضائلِ رمضان“ اور ”تحفہ رمضان“ سے بھی استفادہ کیا گیا۔

بفضلہ تعالیٰ آج مورخہ تین اکتوبر ۲۰۰۴ء کو ”بہارِ رحمت“ اپنے اتمام کو پہنچی۔





ادیب شہیر

استاذ محترم مولانا پابر صاحب  
حسین پابر صاحب

فاضل آف بھیرہ شریف

## مہارِ رحمت

فلک پہ نکلا ہلالِ رمضان لو آرہی ہے بہارِ رحمت  
خدا کے فضل و کرم کی جانب بٹلا رہی ہے بہارِ رحمت  
ہماری غفلت ، ہماری سستی ، ہماری اپنی برائیوں سے  
اجڑ چکے تھے دلوں کے گلشن ، بسا رہی ہے بہارِ رحمت  
نبی کے صدقے یہ برکتوں کا مہینہ رب نے دیا ہے ہم کو  
نبی کے صدقے ہماری روزی بڑھا رہی ہے بہارِ رحمت  
خدا کا احسان تلاش کر لو خدا کی رحمت سے جھولی بھر لو  
کہ رحمتوں کے خزانے سب پہ لٹا رہی ہے بہارِ رحمت  
یہ وہ مہینہ ہے جس میں بابر خدا کی رحمت عروج پر ہے  
عذابِ آتش سے لاکھوں عاصی چھڑا رہی ہے بہارِ رحمت